

إِنَّ اللَّهَ مَنَّ عَلَى الْفَضْلِ بِبَيْتٍ يُؤْتِيهِ لِيَسْتَأْذِنَ عَلَى بَيْعَتِكَ بِمَا صَمِعَ

جبرائیل

الدر

فادیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علامہ نبی

The ALEAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ

قیمت سالانہ پیشی

نمبر ۲۲۱ | مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۹ء | جمعہ ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۴۸ھ | جلد

ذکر اسناد ذی لکرم نظر و شن علی المومنین

بیسیح

موسیٰ قطیلات کے بعد مدرسہ احمدیہ - ہائی سکول -
جامعہ احمدیہ - اور گورنر سکول - یکم اکتوبر کو کھل جائیں گے۔
بیرونی طلبہ کو اس تاریخ تک قادیان پہنچا جانا چاہیے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب اپنی صاحبزادی اہلیہ مولوی
عبد السلام صاحب عمر کو علاج کے لئے کراچی پہنچانے گئے
تھے جو وہ ایس آگے میں ارجاب محترمہ موصوفہ کی صحت کے
لئے دعا فرمائیں۔

پونجی آجکل میضد کی شکایت بڑھ رہی ہے۔ اس لئے
نور ہسپتال میں ٹیکہ لگائے جانے کا انتظام کیا گیا ہے
جو اسپتال ہسپتال ڈاکٹر فضل کریم صاحب لگاتے ہیں۔

فَضَلَتْ تَوَدَّعُ فِيهِ كَلَّ قَرَارِهَا
فَبَكَتْ عَيْوُنُ كِبَارِهَا وَصِغَارِهَا
عَضُدًا قَوِيًّا كَانَ مِنْ نَطَارِهَا
مَنْ مُحْسِنٌ دَنَا عَلَى أَوْتَارِهَا
طَغَتِ الرِّيحُ عَلَى شِدَا أَرْهَارِهَا
لِيُعِيدَ لِيَا سَلَامِ شَمْسِ فِخَارِهَا
تُبَيِّدُ الْخَصِيمَ يَلُودُهَا بِفَارِهَا
مَنْظُومَةٌ قَدْ زِيَّغَتْ بِخِيَارِهَا
أَزْيَنْتُ بِحَلِيْبِهَا وَشِعَارِهَا
وَتَرْتَلُ الْأَبَاتِ حِينِ جَهَارِهَا
تَهْدَتُ الرِّيحُ وَكَانَ مِنْ أُنْصَارِهَا
وَإَمْنٌ عَلَيْهِ بِظِلِّهَا وَنِصَارِهَا

فُجِعَتْ جَمَاعَتُنَا بِمَوْتِ هَرَارِهَا
تَكَلَّتْ إِمَامًا جَهْدًا فِي شَخِصِهِ
فَقَدَتْ خَطِيْبًا مُصْقِعًا بِحَاشَةِ
مَنْ لِلْمَعَارِفِ وَالْحَقَائِقِ بَعْدَهُ
قَدْ كَانَ حِضْنِ رِيَاضِهَا وَبَهْدِهِ
قَدْ كَانَ مُجْتَهِدًا وَأَفْشَى حَيَاتِهِ
شَهِدَتْ لِقُوَّةِ بَسَائِسِهِ وَدَلِيلِهِ
وَكَلامُهُ الْوَضَاحُ كَانَ لِأَسْبَابِهَا
وَكَانَتْ كَأَنَّ كَمِثْلِ خَرِيدَةٍ
قَدْ كَانَ يَنْتَهَبُ الْكَلِمَاتِ بِيَانِهِ
عَبَثًا أَحْوَالُ أَنْ أَعْدَ قَضَائِلَهَا
يَارَبِّ أَدْخِلْهُ الْجَنَانَ بِرَحْمَتِهِ

وَأَرْحَمُ وَتَوَدَّعُ مِنْ عِنْدِهِ أَمَّتْكَ السُّتَى
صَبْرُكَ مَكْبُودٌ بِجَهْدِهَا وَفِصَارِهَا

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دریائے نائجیریا کے پار دورہ

میں نائجیریا کی جامعوں کے معانوں کے لئے ۱۱ جولائی سے اس علاقہ میں آیا ہوا ہوں۔ کام بہت ہے۔ اور وقت تھوڑا۔ لہذا انکار صرفوں پر ہوں۔ یہ رپورٹ جو میں لکھ رہا ہوں۔ ساحل سمندر سے دور سات سو پانچ میل کے فاصلہ پر بیٹھنا شہر کانوسے لکھ رہا ہوں۔

ابادان

یہ شہر مغربی افریقہ کے تمام شہروں سے رقبہ میں برابر ہے۔ اس کا نام جماعت قائم ہے۔ جو تعداد میں ابھی ہے۔ سب ممبر ملازمت پیشہ ہیں۔ نرمت کے وقت تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور ان کی تعداد میں برکت سے ہے۔ میں نے یہاں چار ایکڑ اسلام کی تالیفیں دے دیں۔ اس ملک ایک شخص نے دعویٰ کر رکھا ہے کہ وہ کانوسے کے لئے لڑنے کی طرف سے آیا ہے اور اپنی معاشرت کے مطابق عیسائیت کو زوال کرنا چاہتا ہے۔ یہاں پر قائم کرنا چاہتا ہے۔ بہت سے بے ہودہ سوالات کرتا رہا۔ لیکن خدا

کے فضل سے اسے ایسی ذلت اٹھانی پڑی۔ کہ عیسائی بھی تجھے لگانے لگے۔ پھر عیسائی آگے بڑھے۔ ان کو بھی ذلت نصیب ہوئی۔ چونکہ یہ اسلام کی کٹھنی کھنی فتح تھی۔ اس نے غیر احمدی لوگوں کو بہت خوشی ہوئی اچھے کو دینے اور تالیفیں بچانے لگے۔ میرے گھر پر دفعہ لیکچر کے اختتام پر گھیرا ڈال لیتے۔ اور مجھے مبارکباد دیکھتے۔

بعض عیسائیوں پر حضرت مسیح مہدی کی نبوت کی حقیقت آشکارہ ہو گئی۔ اور وہ اس بات پر ایمان لائے۔ کہ آپ مسیح کی نصیحت موت سے نہیں مرے تھے۔ بعض پر اسلام کی پاکیزہ تعلیم کا ایسا گہرا نقش ہوا۔ کہ انہوں نے بتایا۔ وہ رات بھر سو رہے۔ اور ساری رات میرے لیکچر پر غور کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو ہدایت بخشے۔ اس شہر میں ایک غیر احمدی رئیس ہیں جنہیں احمدیت سے بہت اٹس ہے۔ وہ شہر میں بہت بار سونچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت بخشے۔

زارہیہ

دوسرا مقام زاریہ میں تھا۔ جو شمالی نائجیریا کا ایک بہت مشہور مقام ہے۔ مسلمان باشندے اور مسلمان حکومت ہے۔ جو انگریزوں کے زیر نگرانی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ رحم کرے۔ لافوں کی حالت زار پر سارے شہر میں ایک ہی سکولی نہیں۔ جہاں قرآن و حدیث پڑھائی جاسے۔ نہ کسی دنیوی علم کا سکول ہے۔ مساجد ایسی لگتی ہیں کہ خدا کی پناہ۔

اس علاقہ میں سرکار انگریزی کے حکم سے تبلیغ ہر ایک قسم کی منع ہے۔ کیونکہ لوگ بالکل ابتدائی حالت میں ہیں۔ اور بعض نیم جاہل۔ جو شیطانی ایسی باتیں بیان کرنے لگ جاتے ہیں جن سے شورش پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا مساجد کے باہر لوگوں کو دعوت کی اجازت نہیں لیکن مجھے دینڈہ ملنے صاحب نے خاص مہربانی سے کھلی ہوا۔ میں لیکچروں کی اجازت دے دی جس کے لئے میں ان کا نہایت ممنون ہوں۔ چار دن میں اس جگہ ٹھہرا۔ پھر لہذا اسلام کی تائید میں

بند متعلقہ کو پنجاب کے ہوا

مذبح قادیان کے متعلق پنجاب کونسل میں پیر اکبر علی صاحب نے جو سال پیش کے تھے۔ اور جو ایک گزشتہ سیر میں درج کئے جا چکے ہیں۔ ۲۰ ستمبر گورنمنٹ کی طرف سے کونسل میں ان کے حسب ذیل جوابات دیئے گئے۔ قادیان کی آبادی احمدی فرقہ کا مرکز ہونے کی وجہ سے سال بسال بڑھ رہی ہے۔ وہاں کا مذبح منہدم ہونے سے بچا جائے جاسکا۔ کیونکہ ہجوم کی طاقت پوریس کی طاقت سے کہیں زیادہ تھی۔ پیر اکبر علی صاحب کو بتایا گیا کہ حکومت کے دوائی قواعد ہیں۔ مگر ہر قوم کو آزادی عمل کا حق حاصل ہے۔ بشرطیکہ وہ آزادی عمل کسی دوسری قوم کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچانے کے لئے استعمال نہ کی جاتی ہو۔ قادیان میں مذبح کے قیام کا معاملہ ابی کشر صاحب کی عدالت میں زیر تحقیقات ہے۔

جوابات نہایت مختصر اور محفل ہیں۔ جن سے اصل معاملہ کوئی زیادہ روشنی نہیں پڑتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تشریف آوری کے متعلق اعلان

بسیا کہ گزشتہ سیر میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ والفرغہ ۲۸ ستمبر کو سری نگر سے عازم دارالامان ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ چونکہ اب نذرلیہ ڈاک بھیجا ہوا کوئی خط وغیرہ حضور کو سری نگر نہیں پہنچ سکے گا۔ اس لئے کوئی بھائی سری نگر کے پتہ پر خط ارسال نہ فرمائیں۔ بلکہ قادیان ارسال کریں۔ سب احباب کو اس سے مطلع کر دینا چاہیے۔

لیکچر ہوتے رہے۔ بہت سے مسلمان حضرت محمدی علیہ السلام کی صداقت کے قابل ہو گئے۔ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت بخشے۔ اہل صاحب سے بھی ملاقات کی۔ اور احمدیت کی انہیں تبلیغ کی۔ انہوں نے بہت اچھا اثر کیا۔ مگر بے جاہ۔ کہ آٹھ پانچ بندے ہوتے ہیں۔ اور ہر آدمی ان نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے قبولیت حق کی سہولتیں پیدا کرے۔ زاریہ کی جماعت نے عاجز کے ساتھ بہت بڑے اخلاص کا ثبوت دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے۔

بالآخر میں سب احباب جماعت احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ نائجیریا اور گولڈ کوسٹ کے احباب کے لئے بہت بہت دعا میں کریں۔ واللہ اعلم۔ خاکسار فضل الرحمن مکیم علیہ الرحمۃ۔ ارکان نوم گزشتہ سیر

تنظیم جماعت کے متعلق اعلان

تنظیم جماعت کے متعلق افضل سورہ ۲۸ ستمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا فیصلہ مشایخ کیا جا چکا ہے۔ احباب! آج کے مبلغ و تقصیل بنانے کی کو کریں۔ اپنی اپنی ملحقہ جامعوں سے مشورہ کر کے بہت جلد انجمنائے تبلیغ و تحصیل بنا کر اطلاع دیں۔ تاکہ اس کی منگوائی دی جاسکے۔ نہ فتح محمد سبکیاں۔ ناظر اعلیٰ قادیان

پیر اکبر علی صاحب کی تشریف آوری کا اعلان

قبل ازین متعدد بار اخبارات کے ذریعہ بیرونی احباب کو عسما اور سکڑیاں دو دیگر عہدیداران جماعت کو خدمت شرف دلانی گئی ہے۔ مگر براہِ مہربانی اس امر کی طرف خیال رکھیں۔ کہ ایک ہی وقت پر دو یا دو سے زائد اصحاب کو مخاطب نہ کیا کریں۔ کیونکہ ہر ایک شرف کا اپنا علیحدہ علیحدہ ریکارڈ ہے۔ جب ایک ہی وقت پر دو یا دو کو مخاطب کیا جائے۔ تو ان میں سے جس ایک کو تلفظ لیا گیا۔ اس کے لئے اگر دیا تھوڑی سی دہ دوسرے کتب ایہ کو خبر ہو جائے۔ تو اس کی نقل کر لیا جائے۔ اسے مسجد لیا جائے۔ اول تر کام بڑھا خراج زیادہ ہوا۔ تو وقت بھی ہوا۔ اور دوسری صورت میں یا بندہ تلفظ نہ کرتے۔ تو کوئی ریکارڈ نہ لیا جائے۔ پس اس کا ایک ہی اعلان ہے۔ کہ احباب ایک کاغذ پر دو اختراں کو مخاطب نہ کیا کریں۔ بلکہ دو اختراں کے متعلق دو الگ الگ کاغذوں پر لکھ کر ایک ہی لفافہ میں رو میں سے کسی ایک کتب ایہ کے نام پیش کیا کریں۔ تاکہ احباب کا اقتصادی طور پر فائدہ ہو۔ مگر ایک ہی وقت پر دو اختراں کو مخاطب نہ کیا کریں۔ یہ شکل مجھے آئے دن اور ہر ایک ڈاک میں پیش آتی ہے۔ منی آرڈروں کے کوپن ادھیوں کے ہمراہ جو خط لکھتے ہیں۔ ان میں اکثر دست نامہ لکھتے ہیں۔ اللہ اور صاحب ہر دو کو مخاطب کر کے ہیں۔ جس سے وہی مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اگر تمام خط نامہ صاحب کو سیدھا بھیجیں۔ تو قریباً سب مشکلات نہیں رہ سکتی۔ کہ خیالی صاحب نے فی الواقعہ اپنی یہ بھیجی تھی۔ جو جج ہوئی۔ اور اگر اصل خط دفتر صاحب میں رکھ لیا جائے۔ تو صاحب کو کوئی نقل بھیجی نہ ہوتی ہے۔ جو نہ صرف دفتر صاحب کو نامہ لکھنے کے لئے صاحب کے لئے قابلِ دفعی رہتا ہے۔ بلکہ ان مشکلات کے وقت دعاوات ہے۔ کہ احباب اپنے وقت میں ہر مذکر ذکر کریں۔ تاکہ ان کا حق کما جائے۔

الْفَضْلُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نمبر ۲۶ قادیان دارالان مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۹ء جلد ۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام و عیسائیت

زندہ مذہب زندہ نبی اور زندہ کتاب

» نور افشاں « کا دعویٰ بے دلیل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام بانی اسلام اور قرآن کی صداقت کے اظہار کے لئے "زندہ مذہب" اور "زندہ نبی" اور "زندہ کتاب" کے جو فقرات استعمال فرمائے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں عیسائی معاصر فرشتوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ:

» یہ اس زندہ کتاب کے روزمرہ کے محاورے ہیں جس کی قدرت کے آگے خدا کے قادیان اپنی ذات و صفات سمیت کتم عدم میں لاشعے محض تھا «

اور اسی سلسلہ میں لکھا ہے:-

» لفظ زندہ اور زندگی بائبل مقدس کی ایک خاص صفت ہے جو تہذیبوں میں مختلف طریقوں سے استعمال ہوئی ہے «

لیکن گذشتہ پرچم میں ہم دکھانے میں کہ "نور افشاں" باوجود اس دعوے کے بائبل مقدس سے ایک بھی حوالہ ایسا پیش نہیں کر سکا جس میں یہ فقرات استعمال کئے گئے ہوں۔ اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ اگر کھینچ نمان کر اس مفہوم کو "بائبل مقدس" کے بعض فقرات کی طرف منسوب بھی کر دیا جائے۔ تو بھی بائبل کے فقرے اب صحت چھلکے کے طور پر ہیں۔ ان میں حقیقت کا کوئی شائبہ باقی نہیں ہے «

یسوع کی جسمانی زندگی

» زندہ نبی « کے محاورہ کے متعلق تو نور افشاں نے دعویٰ ہی نہیں کیا کیونکہ عیسائی اپنے یسوع مسیح کو نبی نہیں بلکہ خدا قرار دیتے ہیں۔ ہم اسی لحاظ سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا یسوع مسیح کے ساتھ "زندہ" یا "زندگی" کا لفظ لگایا جاسکتا ہے۔ بحیثیت اس درجہ کے جو عیسائی یسوع مسیح کو دیتے ہیں۔ ضروری تھا کہ موت ان کے قریب بھی نہ آتی۔ اور وہ جسمانی طور پر ہمیشہ زندہ رہتے۔ دنیا ان کے اشاروں پر چلتی۔ اور کوئی ایسی نظر سے بھی انہیں دیکھنے کی جرأت نہ کر سکتا۔ لیکن بائبل مقدس بتاتی ہے کہ انہوں نے نہایت ہی تکلیف اور مصیبت میں زندگی کے دن گزارے۔ حتیٰ کہ انہیں اتنی وسیع زمین میں سر چھپانے کے لئے بھی جگہ میسر نہ آئی۔ اور آخر کار انہوں نے انہیں گرفتار کر کے صلیب پر چڑھادیا اس وقت انہوں نے نہ صرف اپنی خدائی کی طاقتوں کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ اس حقیقی خدا سے بھی مایوس ہو گئے جس نے انہیں اسی طرح ماں کے پیٹ سے پیدا کیا تھا جس طرح اور لوگوں کو

کو پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ربانی کی کوئی صورت نہ دیکھتے ہوئے "بڑی آواز سے چلا کر کہا۔ ائی۔ ائی۔ ائی۔ ائی۔ ائی۔ ائی۔ یعنی۔ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" متی ۲۷: ۴۶

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یسوع مسیح کو اپنی زندگی کے محفوظ رہنے اور اپنے مخالفین سے ربانی پاجانے کا کہنا یقین تھا۔ مگر ان کا یہ چلانا بھی کسی کام نہ آیا۔ اور بالآخر جو نتیجہ ہوا۔ وہ "بائبل مقدس" کے ہی الفاظ ہیں یہ ہے کہ:

» یسوع بڑی آواز سے چلایا۔ اور جان دے دی « متی ۲۷: ۴۶

یہ ہے۔ اس انسان کی جسمانی زندگی جسے عیسائی صحابان انسان نہیں بلکہ خدا قرار دیتے ہیں۔ اور جس کے متعلق "نور افشاں" نے بائبل مقدس کا یہ بیان پیش کیا ہے کہ:

» میں زندہ ہوں۔ اور اب ابد ابد تک زندہ ہوں گا «

اگر خدائی کی ہی نشان ہے۔ تو عیسائیوں کو ایسا خدا مبارک ہو لیکن دنیا ایک لمحہ کے لئے بھی اسے انسانیت سے اوپر درجہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور انسان بھی وہ جو "بائبل مقدس" کے روئے انہایت معمولی درجہ کا انسان ثابت ہوتا ہے «

یسوع کی روحانی زندگی

یسوع مسیح کی جسمانی زندگی کا ذکر کرنے کے بعد جس کا تذکرہ ان کو خدا سمجھنے والوں کی لغویت کے اظہار کے لئے ضروری تھا ہم ان کی روحانی زندگی کی طرف آتے ہیں۔ جو یسوع مسیح کی روحانی زندگی تو اسی سے ظاہر ہے کہ بقول "بائبل مقدس" انہوں نے ایک بخیر کے درخت کو اپنی بد دعا کے ذریعہ اس لئے ٹھکھار دیا کہ بہت جھوک کے وقت اس نے انہیں بے موسم پھل کیوں نہ دیا (متی ۲۱: ۱۹-۲۰) اور ایک دوسرے موقع پر اپنی روحانیت کا وہ مظاہرہ کیا۔ جو بائبل میں اس طرح مذکور ہے کہ:

» اس کی ماں اور بھائی باہر کھڑے تھے۔ اور اس سے باتیں کرنی چاہتے تھے کسی نے اس سے کہا۔ دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے باتیں کرنی چاہتے ہیں۔ اس نے فریضہ داسے کے جواب میں کہا۔ کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی «

کیا عیسائیت میں روحانی زندگی اسی کا نام ہے کہ ماں کے ساتھ جیکے وہ خود چلے یسوع مسیح کے پاس آئی۔ اس بے رحمی کا بناؤ کیا جاتا ہے۔

اس بارہ میں اور بھی بہت کچھ پیش کیا جاسکتا ہے لیکن ہم اپنے عیسائی دوستوں کے احساسات کا لحاظ رکھتے ہوئے یسوع مسیح کی ذات کے متعلق اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور یہ دکھاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے مخالفین کو پیروؤں کو کیسی روحانی زندگی عطا کی۔ اسی سے ان کی اپنی روحانی زندگی کا پتہ لگ جاتا ہے۔ جیسا کہ ان کا اپنا مشہور قول ہے۔ » درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے «

یسوع مسیح کے حواریوں کی زندگی

یسوع مسیح نے اپنی ساری زندگی میں۔ ساری کوشش اور سعی سے صرف بارہ آدمیوں کو اپنا منفق بنایا۔ گویا انہوں نے ان بارہ آدمیوں کو روحانی زندگی بخشی۔ لیکن ان کی روحانیت کا جو ثبوت "بائبل مقدس" سے ملتا ہے۔ وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ مثلاً جب یہودیوں نے یسوع مسیح کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ تو

» اس وقت ان بارہ میں سے ایک نے جس کا نام یو داہ اسکریوتی تھا۔ سردار کا ہنوں کے پاس جا کر کہا کہ اگر میں اسے تمہارے حوالے کر دوں تو مجھے کیا دو گے۔ انہوں نے اسے تیس روپے تول کر دے دیے۔ اور وہ اس وقت سے اس کے پکڑوانے کا موقع ڈھونڈنے لگا « (متی ۲۶: ۱۴-۱۶)

چنانچہ اس نے یہودیوں کو یہ نشان بتا کر کہ "جس کا میں پوسہ لوں۔ وہی ہے۔" اسے پکڑ لیا « (متی ۲۶: ۱۴-۱۶)

اور اس کے پوسے لئے "» اس پر انہوں نے پاس آکر یسوع پر آٹھ ڈالا اور اسے پکڑ لیا « (متی ۲۶: ۱۴-۱۶)

اسی طرح ان بارہ حواریوں میں سے ایک اور نے جس کا نام بطرس تھا یسوع مسیح کے ذریعہ حاصل شدہ روحانی زندگی کا ثبوت اس طرح دیا کہ در بطرس یا ہر صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک لونڈی اس کے پاس آکر بولی۔ تو بھی یسوع کھلی کے ساتھ تھا۔ اس نے سب کے سامنے یہ کہا کہ انکا کیا کر میں نہیں جانتا۔ تو کیا کہتی ہے۔ اور جب وہ ڈیوڑھی میں چلا گیا۔ تو دوسری نے اسے دیکھا۔ اور جو وہاں تھے۔ ان سے کہا۔ یہ بھی یسوع نامہری کے ساتھ تھا۔ اس نے قسم کھا کر پھر انکار کیا۔ کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے۔ انہوں نے بطرس کے پاس آکر کہا۔

کہ بے شک تو بھی ان میں سے ہے۔ کیونکہ تیری بولی سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ اس پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا۔ کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا « (متی ۲۶: ۷۰-۷۱)

پھر انتہا یہ ہے۔ کہ اس آخری رات جس کی صبح کو یسوع مسیح کو وہ "پیارا" بیٹا تھا۔ جس کے متعلق اس نے ساری رات رور و کر دعائیں کرتے ہوئے کہا۔ "اگر ہو سکے۔ تو یہ پیارا مجھ سے مل جائے" مگر نہ ملا۔ ایسی کرب و تکلیف کی رات میں اس کے پیارے شاگرد اس طرح نیند کے مزے لیتے تھے۔ کہ بار بار جگانے پر بھی نہ جاگے۔ اور آخر یسوع مسیح کو نہایت در بھرے دل کے ساتھ کنا پڑا "تم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جا سکتے" کیا یہ اسی روحانیت کا ثبوت تھا۔ جو یسوع مسیح نے انہیں عنایت کی تھی۔ اور جس کا آخری وقت ان سب سے اس طرح مظاہرہ کیا۔ کہ

» سارے شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے « متی ۲۶: ۵۶

اسلام کے شہدائی

اس کے مقابلہ میں بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کی قربانیوں پر نظر کی جائے۔ تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ پھر آپ کے ذریعہ زندگی پانے والے انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جن انسانوں

زندگی عطا فرمائی۔ ان میں سے چندوں کو جان دینے کی ضرورت پیش آئی۔ انہوں نے مردانہ وار جان دے دی۔ اور روحانی زندگی کے مقابلہ میں جسمانی زندگی کی کچھ بھی حقیقت نہ سمجھی۔ پس زندہ نہی وہ ہے۔ جس کا اس زمانہ میں بھی ایک ایسا شاگرد نکلا ہو جس نے اسلام کے ایسے جان نثار پیدا کر دئے۔ نہ کہ وہ جو اپنی موجودگی میں بھی اپنے مذہب کے لئے معمولی سی تکلیف برداشت کرنے والا ایک شخص بھی پیدا نہ کر سکا۔ اور آخری وقت اسے اپنے ساتھیوں سے بکسرت گنا چڑا۔

اب سوتے رہو۔ اور آرام کرو۔ دیکھو وقت آ رہا ہے۔ اور ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالہ کیا جاتا ہے۔ اگر مسیح مسیح کا یہ ارشاد صحیح ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ تو ان پھلوں کو دیکھ کر مسیح کی تعظیم سے پیدا کئے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ درخت کس پایہ کا تھا۔

بائبل کی عطا کردہ زندگی

کیا یہی وہ امور ہیں جو عیسائیت کے "زندہ مذہب" اور بائبل کے "زندہ کتاب" ہونے کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں "نور افشاں" اور دوسرے عیسائی صحابان کچھ تو غور فرمائیں۔ جو مذہب "اور جو کلام" اپنے سب سے پہلے ماننے والوں کو اس قسم کی "زندگی" دے سکا جس کا "بائبل مقدس" کے ہی الفاظ میں اوپر ذکر آچکا ہے اس میں اب کیا باقی رہ گیا ہے۔ تاہم اگر عیسائیوں کو دیکھو تو یہ کہ عیسائیت زندہ مذہب اور بائبل مقدس "زندہ کتاب" ہے۔ تو میدان میں آکر اس کا ثبوت دیں۔ ہم بائبل کو ہی اس کیلئے معیار مقرر کرتے ہیں۔

کیا عیسائیت زندہ مذہب ہے؟

مسیح مسیح نے اپنے شاگردوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ تو اس بیٹے سے کہہ سکو گے۔ کہ یہاں سے سرک کر دوں چلا جاؤ۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔ "مسیح نے کہا۔ گو یا ایک عیسائی کے ادنیٰ درجے کا یا نڈا ہونے کی علامت یہ ہے۔ نہ وہ بیٹا کو کہے کہ سرک کر ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جاؤ۔ تو وہ چلا جائے گا۔ اور کوئی بات اس کے لئے ناممکن نہیں ہوگی۔ لیکن کیا کوئی عیسائی ہے۔ جو "بائبل مقدس" کے اس معیار کے مطابق اپنے اندر رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوئے کا ثبوت پیش کر سکے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو جس طرح کہا جاسکتا ہے۔ کہ عیسائیت "زندہ مذہب" اور بائبل مقدس "زندہ کتاب" ہے۔

پھر ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

جو کچھ دعائیں ایمان کے ساتھ مانگو گے۔ وہ سب تمہیں ملے گی۔ کیا ساری عیسائی دعائیں کوئی ہے۔ جو اس معیار کے مطابق اپنا ایمان ثابت کر سکے۔ ہرگز نہیں اور قطعاً نہیں۔ کیونکہ نہ عیسائیت میں اور نہ اس کی مقدس کتاب میں جان باقی ہے۔ بلکہ وہ مردہ ہو چکی ہے

زندہ مذہب صرف اسلام ہے

اب زندہ مذہب اور زندہ کتاب وہی ہے جس پر عمل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی عمل کی۔ اور ایک تباہ کن زندہ مذہب اس کے ساتھ ہی۔ اگر نڈا ہونے والا کتاب کو نہ عیسائیت اور اس کی بائبل مقدس کو مردہ ثابت کر دیا۔ چنانچہ اپنے

دعا کے ذریعہ اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے عیسائیوں کو بار بار بلا دیا۔ مگر کوئی نہ آیا۔ یہ صلح اب بھی بحال ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین اب بھی اس طریق سے اسلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے۔ کیا کوئی عیسائیت کا بڑے سے بڑا حامی ہے۔ جو سامنے آئے۔

دھرم شاستر بالائے طاق کھڈ

یوں تو دینا ہندی اخبار ذرا ذرا اسی بات کو اٹھائے سیدھے طور پر پیش کر کے یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ مسلمان اسلامی احکام کو ترک کر رہے ہیں۔ لیکن وہ خود اپنے دھرم سے جو سلوک کرتے ہیں۔ اس کی طرف کبھی انہوں نے خیال ہی نہیں کیا۔ ایک دو نہیں۔ بیسیوں باتیں بائبل میں ہیں۔ جو دینا ہندی صریح طور پر دیکھ دھرم کے خلاف عمل میں لائے ہیں۔ جتنے کہ اپنے "مشرقی" دینا ہندی کی مقدد باتوں کو بھی پس پشت ڈال کر جو جی میں آتا ہے۔ وہی کرتے ہیں۔ لیکن اعتراض مسلمانوں پر کرتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں میں سے اگر کوئی شخص تشریحیت کے کسی حکم کے خلاف کوئی بات کہتا ہے۔ تو اپنی لاعلمی اور نادانیت کی وجہ سے کہتا ہے۔ اور دینا ہندی جو کچھ کرتے ہیں۔ جان بوجھ کر اپنے دھرم کے خلاف کرتے اور دوسروں کو ایسا کرنے کے لئے ملے اعلان کرتے ہیں۔

چنانچہ شار دال کے خلاف جو ہندو اس جگہ پر آواز اٹھا رہے ہیں۔ کہ ہندو دھرم میں عیسائیت کی شادی کرنے کا خاص طور پر حکم ہے اور اسے جرم قرار دینا ان کے مذہب میں دست اندازی ہے۔ ان کا ذکر کرتا ہوا آریہ اخبار مسیح (۲۷ ستمبر) لکھتا ہے۔

"اب وقت آ گیا ہے کہ دھرم شاستر اور شریعت کے ان قوانین کو بالائے طاق رکھ دیا جائے۔ جو ممکن ہے۔ کہ کسی زمانہ میں مفید اور سود مند ثابت ہوں۔ مگر تبدیل شدہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے قلعی ناکارہ اور مجلسی و قومی ترقی کے راستے میں روکاوٹ ثابت ہوا ہے۔ جن لوگوں کے نزدیک اپنے دھرم شاستر کی یہ حقیقت ہو۔ اور جو ہر وقت اس میں بغیر تبدیل کرنے کے لئے تیار رہتے ہوں۔ بلکہ تغیر تبدیل کرنے دہشتے ہوں۔ انہیں کیا حاجت ہے۔ کہ بعض غیر مذہدار مسلمانوں کے افعال یا اقوال پیش کر کے یہ ظاہر کریں۔ کہ مسلمان شریعت کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔"

بیرہ کلاں کے مظلوم مسلمان

گذشتہ سال بیرہ کلاں ضلع مراد آباد کے مسلمانوں پر ہندوؤں نے گائے کی قربانی کی وجہ سے۔ جو منظم قورٹے تھے۔ وہ نہایت ہی روج فرسا اور اندوہناک تھے۔ مسلمانوں کے مکانوں میں سب سے پہلے ڈالے گئے مسجد کو آگ لگا دی گئی۔ تین مسلمانوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اور لاشوں کو آگ میں ڈال کر جھلس دیا گیا۔ اس پر سیکرٹوں حملہ آوروں کے مجمع میں سے صرف ۲۴۔ ملازموں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلا گیا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ۹ ماہ کی مقدمہ بازی کے بعد ۱۶۔ ملازموں کو بالکل پری کر دیا گیا۔ اور باقی ۲۵ پر بھی قتل کا جرم ثابت نہیں ہو سکا۔ اور انہیں دیکھتی

آتش زنی اور فساد کے جرائم میں معمولی سزا میں دی گئی ہیں۔ مسلمانوں کی اس قدر تباہی اور بربادی کے مقابلے میں یہ سزائیں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور کہتا پڑا ہے۔ پولیس نے اس بارہ میں اپنے ذرا بھی اس تہی سے ادا نہیں کئے۔ جیسے کرنے چاہئے تھے جو مسلمان قتل ہوئے۔ آخر انہیں قتل کرنے والے بھی تھے۔ مگر کوئی ان کا سزا نہ لگا پانگیا۔ اور جن کا سزا نہ لگایا گیا۔ ان کے مجرم ہونے کے متعلق ایسا ثبوت نہ ہم پہنچا گیا۔ جو عدالت کی نگاہ میں کچھ وقت رکھتا اس طرح بے چارے مظلوم مسلمان انصاف حاصل کرنے سے محروم ہو گئے۔ دراصل اس کی ساری ذمہ داری ان مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو لیڈر کہلانے کے تو بڑے شائق ہیں۔ لیکن ضرورت کے موقع پر گھروں میں گھسے بستے اور مظلوموں کی امداد کے لئے باہر نہیں نکلتے۔ اگر ذمہ دار اصحاب فوراً اس مقام پر پہنچ جائیں۔ جہاں مسلمانوں پر منہ و ظلم و ستم کریں۔ اور معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ تو کوئی وہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ مظلوم مسلمان داد رسی سے محروم رہ جائیں۔ کیا مسلمان لیڈر گذشتہ واقعات سے سبق حاصل کر کے آئندہ پوری سرگرمی سے کام لینے کی کوشش کریں گے۔

شمار دال اور ہندو

اگرچہ ہندوؤں کا وہ طبقہ جو آزاد خیال اور مذہبی احکام کی زیادہ پرواہ نہ کرنے والا ہے۔ عیسائیت کی شادی کو قانون کے ذریعہ روکنے کی سرگرمی کے ساتھ کوشش کر رہا اور اسمبلی سے شمار دال کے نام قانون پاس کر رہا ہے۔ لیکن راجح الاعتقاد ہندو اس کے خلاف پر زور آواز بلند کر رہے۔ اور اسے اپنے مذہب میں صریح مداخلت قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ ٹاپ (۲۷ ستمبر) رقمطراز ہے۔

"دیوان بہادر راجپوت آرتے جو حال میں مدراس کے راجح الاعتقاد ہندوؤں کا ایک ڈیپوٹیشن لے کر ہوم ممبر کے پاس گئے تھے۔ اعلان کیا ہے۔ کہ اگر شمار دال پاس ہو گیا۔ تو وہ ہندو دھرم میں براہ راست مداخلت ہوگی۔ وہ خطرناک قانون ہوگا۔ میں خود ہندوؤں کو یہ مشورہ دوں گا کہ وہ قانون کی خلاف ورزی کریں۔ کیونکہ کوئی گورنمنٹ یا قانونی کونسل لوگوں کو اس کے لئے مجبور نہیں کر سکتی۔ کہ وہ مذہب کی خلاف ورزی کریں۔ خود میں نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جو میں صوبہ کے اہل خیال لوگوں سے مشورہ کر کے ظاہر کر دینگا۔"

لیکن سوال یہ ہے۔ کیا ایسے راجح الاعتقاد ہندوؤں کی چیخ و پکار سنی جائے گی۔ آثار بتلاتے ہیں۔ کہ نہیں کیونکہ بڑی خوشی سے ہندو اپنے دھرم میں اس مداخلت کے سامان حیا کر رہے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ دھرم کو اپنے خیالات کے مطابق کر لیں۔ نہ کہ اپنے آپ کو دھرم کے ماتحت رکھیں۔

دراصل اس قسم کی اصلاحیں قانون کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ عوام کے خیالات کی اصلاح کے ذریعہ ہونی چاہئیں۔ بے شک اکثر حالات میں عیسائیت کی شادی نقصان دہ ہوتی ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ بعض حالات ایسے بھی پیش آجاتے ہیں جن کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ہندو دھرم کی طرح عیسائیت کی شادی کو ضروری قرار نہیں دیا۔ اور اسے ناجائز سمجھا۔

مسٹر واس کا سب سے بڑا ہمدرد

مسٹر واس کی خود کشی پر سب سے زیادہ حشر ڈاکٹر محمد عالم صاحب
 میر سڑک کو آیا جنہوں نے لاش کو سامنے رکھ کر اقرار کیا کہ وہ جلد سے جلد
 نواب کونسل کی ممبری سے مستعفی ہو جائیگا۔ اب انہوں نے یہ دکھانے
 کے لئے کہ انہوں نے اپنا اقرار پورا کر دیا۔ اپنا استعفیٰ صدر پنجاب کونسل
 کے پاس بھیج دیا ہے۔ جس میں ظاہر کیا ہے کہ
 "میرا ہمتیہ مجھ سے بندہ نہ کرتا ہے۔ اور اس امر کو کسی طرح گوارا
 نہیں کرتا کہ اس صوبہ کی مجلس وضع آئین میں میں موجود رہوں۔ جس کی حکومت
 نے ایک ہندوستانی نوجوان کو جو سیاسی قیدیوں کا درجہ لینا کرنے کے لئے
 معقد کے لئے مقابلہ چوسی کر لیا تھا۔ اپنی جان دینے پر مجبور کر دیا
 چاہتے تو یہ تھا کہ ہندو ڈاکٹر صاحب کی اس قربانی اور ایثار کی قدر کرتے۔
 اور ان کی تعریف و توصیف کے رک گئے۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ
 ان کے منہ سے کسی مسلمان کے حق میں خواہ وہ ڈاکٹر عالم ہی کیوں نہ ہوں
 تعریف کا کلمہ نکالنا ناممکن ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کو ان کی تازہ قربانی کا صلہ
 "نواب ۱۰ مئی کی سرکار سے جو کچھ ملا ہے وہ یہ ہے کہ
 "جو لوگ واقفکار ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ استعفیٰ صدر کونسل کو نہیں
 بلکہ گورنر صوبہ کو بھیجا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ صدر پنجاب کونسل نے
 ڈاکٹر محمد عالم صاحب کو ان کا استعفیٰ واپس بھیج دیا ہے۔ کیا یہ استعفیٰ اب
 گورنر پنجاب کے پاس بھیجا جائیگا۔ یا ڈاکٹر صاحب کی میز پر ہی پڑا رہیگا۔
 باتیں کچھ عجیب سی سنی جا رہی ہیں۔"
 لالہ اچیت رائے کی وفات پر ڈاکٹر صاحب نے ہمدردی کا جو مظاہرہ
 کیا تھا۔ اس مجازان سے ہندوؤں کی طرف سے اسی قسم کا سلوک ہوا تھا۔
 کاش وہ ہندوؤں سے بے جا توقعات رکھ کر مسلمانوں کے مفاد کو نظر انداز
 کرنے کی پالیسی سے باز آجائیں۔

پشاور میں ایک احمدی پر قاتلانہ حملہ

پشاور کے خطوط سے ہمیں یہ معلوم ہو کر بہت رنج اور صدمہ ہوا کہ
 ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی۔ میاں محمد یوسف صاحب پر ایک شخص نے
 محض اس لئے قاتلانہ حملہ کیا۔ کہ اس کا بھائی ان کے ذریعہ احمدیت میں
 داخل ہو چکا ہے۔ اور کسی موقع پر اسے بھی انہوں نے احمدیت قبول کر لینے
 دعوت دی تھی معلوم نہیں۔ وہ مسلمان جو مذہبی معاملات میں جبراً تشدد کرنا
 تو ایسا سمجھتے ہیں۔ کہ سب سمجھتے ہیں۔ کہ اس قسم کے اغفال اسلام کے منور چہرہ پر سیاہ داغ
 کی نشیت رکھتے ہیں اور ان کی وجہ سے افسانہ کی نگاہ میں اسلام ذلیل پورا ہے۔
 عقل و ہوش و خرد کا تقاضا یہ ہونا چاہئے۔ کہ لیل کا جواب دینے سے دیا جائے۔
 نہ کہ لاجواب ہو کر تشدد سے کام لیا جائے کہ یہ دلائل کے میدان میں کھلی ہزیمت
 کا ثبوت ہے۔ ہمیں یہ ہے۔ محمد ابراہیم صاحب نے مسلمانوں کی وحشی اور درندہ صفت
 عمل آدر کی حرکت کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھینگے۔ اور اس کے فعل
 کو کسی لحاظ سے بھی رد و نافرمانی قرار دیں گے۔
 میں اپنے بھائی کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور جہاں ہم خدا کے
 سے ان کی صحت کیلئے۔ دست برد ہوں۔ وہ ان کے ہمدرد سے بھی استعدا
 کے ہیں۔ کچھ ڈاکٹر کو ایک پتہ چاہئے۔ کہ اس قسم کے واقعات کا سدھار ہو۔

اشارات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا پر سان حال نہیں۔ کوئی ایسے صحیح راستہ بتانے والا نہیں۔ اور کوئی اس
 کی راہ نمائی کرنے والے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث نہیں کیا جاتا۔

اس کے جواب میں کہا جاتا ہے۔ کہ علماء غیر المسلمین کی امت کی اصلاح
 کے لئے موجود ہیں۔ لیکن علماء کے اخبار کا اپنا بیان جو اوپر درج ہو چکا۔ بتا رہا ہے
 کہ "خیر الامم" کا موجودہ روگ علماء کے بس کی بات نہیں۔ اگر علماء کچھ کوکتے۔
 یا کچھ کرنے کے قابل ہوتے۔ تو یہاں تک نوبت ہی کیوں پہنچتی۔ اور اب جو
 حالت ہے اس کی اصلاح تو یہ قطعاً محال سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے لئے اس
 قدر ہمدردی کرنے کے بعد صرف اصلاح مال کی کوئی صورت پیش نہیں کی۔
 بلکہ یہ فرماتے ہیں۔ یا ہے کہ

"جس قوم کے یہ چین ہوں۔ جس قوم کے افراد اس درجہ ذنی الفطرت
 پست اخلاق۔ ذلیل طبیعت ہوں۔ کیا وہ اسکی سنتی ہے۔ کہ ایک منٹ کے
 لئے بھی خدا کی سز میں برسانس لینے کے لئے اس کو زندہ چھوڑ دیا جائے۔"
 گویا ہمارے لئے نزدیک اب "خیر الامم" ایک منٹ کے لئے
 بھی زمین پر زندہ رہنے کی سنتی نہیں رہی۔ اور اسے جلد سے جلد تیار کرنا چاہئے۔

اس میں تو شبہ نہیں۔ جن لوگوں نے اپنے اعمال کی اصلاح نہ کی۔
 اپنے عقائد درست نہ کئے۔ اپنے خالق کے احکام کو بجالانے کی دل دہان
 سے سعی نہ کی۔ وہ یقیناً اسی طرح صفر دنیا سے مت جائیں گے۔ جس طرح
 ان سے پہلے ایسے ہی لوگ مرتد تھے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ
 "خیر المسلمین کی امت" مرتد جائیگی۔ صحیح معنوں کے لحاظ سے جو لوگ
 امت کہلانے کے مستحق ہونگے۔ وہ ضرور قائم رکھے جائیں گے۔ روز بروز ترقی
 کریں گے۔ اور ان کی نسلیں بڑھیں گی۔ حتیٰ کہ ایک وقت آئیگا۔ جب قرن
 اول کی طرح ساری دنیا پر پھیل جائیں گے۔

اسی سلسلہ میں ہم ان مسلمانوں سے جو بھی تک آسمان سے حضرت
 عیسیٰ کے نازل ہونے اور امام مہدی کے پیدا ہو کر مسلمانوں کو ہر قسم کی برائیوں سے
 پاک صاف کر دینے اور تمام دنیا کے حکمران بنا دینے کے منتظر ہیں۔ پوچھنا چاہئے
 ہیں۔ کیا اس سے بھی زیادہ نازک وقت مسلمانوں پر کوئی اور آسکتا ہے جس
 کا حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی انتظار کر رہے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے
 نہ حضرت عیسیٰ آسمان سے اترنے کا نام لیتے ہیں۔ اور نہ امام مہدی پیدا ہونے
 میں۔ بات یہ ہے۔ جس مسیح اور مہدی کو آتماقاہہ آچکا۔ اب یہی مسلمان
 دین دو دنیا میں کامیابی اور کامرانی کا منہ دیکھینگے۔ جو اس کے جھنڈے کے
 نیچے اکھڑے ہونگے۔ اور نہ یا تو ہمارے گناہ کا فیصلہ ان پر عائد ہو جائیگا۔ یا پھر پہلے
 مسیح کے منتظرین کی طرح وہ تے دھوئے۔ ہمیں گے۔

مذہب کے متعلق مسلمانوں کی حالت اس درجہ افسوسناک ہو چکی
 ہے۔ کہ دیوبندی اخبار "نہار" ۱۴ اکتوبر کو بھی کھلے طور پر اقرار کرنا پڑا ہے۔
 "خیر المسلمین کی امت جسکو اس عالم کون و فساد میں خیر الامم اور امت
 وسط کے گرامی لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ اس کی مجموعی حیثیت سے جن
 اغفال تعمیر۔ عادات بد۔ اور اعتقادات فاسدہ میں گرفتار ہے۔ بلاسبغ
 میں ایک ایک فعل ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک رسم ایسی ہے۔ کہ اسکی وجہ
 یہ احساس و قوم کو اہم قدر کی طرح صفر سستی سے نیست و نابود کر دیا جائے۔
 اور ایسے ضحانہ وجود کو مسیح صرصر کے تیز تند جو کھول اور در۔ یا نیل کی جیل
 پوش مویں کی نذر کر دیا جائے۔"

یہ تو اجمال ہے۔ اس کی تفصیل بھی "نہار" ہی کی زبان سن لیجئے لکھتے
 "جو باتیں ان قوموں میں پائی جاتی تھیں۔ (جو ازمنہ ماخوذ ہیں تباہ
 کی گئیں) ان میں سے وہ کونسی بات ہے جو اب اس قوم میں نہیں پائی جاتی
 کیا قوم لوٹا کا عمل آج نہیں کیا جاتا۔ کیا جلد مرتد بنا جاتی دو ملت پڑو کر کے
 آج کل کے مسلمان خدا کی گرفت کے خوف سے بے پرواہ نہیں ہو گئے ہیں۔
 جو پیشانی صرف خدا کے آگے جھکنے کے لئے بنائی گئی تھی کیا اب وہ بیروں
 فقیروں۔ دولت مندوں۔ و جاہلت۔ مالوں اور خوشامد پندہ کنوڑیوں کے سامنے
 نہیں جھکتی۔ جو اٹھ مصلحتی ایک ذرات کبریا کے سامنے دراز ہونے چاہتے ہیں
 تھے۔ کیا وہ اب سونے چاندی کے سکوں کے سامنے دراز نہیں ہوتے۔ پتھر
 آپ کیا فرمائیگا اس قوم کے متعلق جس میں ایک ہی وقت میں قوم لوٹا کا عمل
 کر رہا ہے بھی ہوں۔ اور قوم صالح کی طرح مسیح و شرا میں بے ایمانی کرنے والے
 ہی جن میں ایک ہی وقت میں اتنا دیکھ لانا تھے کہنے والے بھی ہوں۔ اور
 عاں دشمنوں کی طرح اپنی دولت و طاقت پر گھمن گرنے والے بھی۔"

یہ سب کچھ صحیح۔ لیکن سوال یہ ہے "خیر المسلمین کی امت جس کو اس
 عالم کون و فساد میں خیر الامم اور امت وسط کے گرامی لقب سے سرفراز فرمایا
 گیا ہے۔ کیا اس کی ہی شان ہونی چاہئے۔ کہ دنیا جہاں کی برائیاں اور تمام
 اقوام سابقہ کی سیاہ کاریاں توہ ایک ہی وقت "اس میں جمع ہو جائیں۔
 لیکن خدا تعالیٰ کا کوئی ایسا پاک اور برگزیدہ بندہ اس میں مسجوت نہ
 ہو۔ جو انہیں اصلاح کی دعوت دے سکے۔

کون نہیں جانتا حضرت لوٹ کے زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام
 ایسا ظہیر الشان ہی بھی موجود تھا۔ اور حضرت ارون علیہ السلام کے ساتھ
 حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسا برگزیدہ انسان پایا جاتا تھا۔ اسی طرح ایک
 ہی وقت میں ان اقوام میں متحدہ نبی موجود تھے۔ حالانکہ وہ اقوام ان
 برائیوں میں سے صرف ایک ایک میں مبتلا تھیں۔ جو اب ساری کی ساری
 ایک وقت مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ "خیر المسلمین کی
 "خیر الامم" کی حالت اس درجہ اندھنناک ہو جائے کہ باوجود کوئی اس

بہارِ مسیح موعود ہونیکا اور عہد میں کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرزا حسین علی صاحب بہار (ایرانی) نے کتاب ایقان کے
صفحہ ۲۸ میں لکھا ہے:-

”جون نارحبت عیسوی حجابات خود دیود را سوخت و حکم
آن حضرت فی الجملہ جریان بر حسب ظاہر یافت۔ روزے آن جمال
بتیبی یہ یعنی از اصحاب روحانی ذکر فرقی فرمودند و ناراحتیاق
افروختند و فرمودند کہ من میروم و بعدی آیم۔ و در مقام دیگر فرمود
من میروم و می آید دیگرے تا بگوید آنچه من گفتہ ام و تمام نماید
آنچہ را گفتہ ام“

کہ جب حضرت عیسیٰ کی محبت کی آگ نے یہودیوں کی خود ساختہ
حد بندیوں کے پردوں کو جلا کر کھسک کر دیا۔ اور حضرت عیسیٰ کا مذہب
فی الجملہ ظاہری طور پر بھی کچھ جاری ہو گیا تو ایک روز حضرت عیسیٰ
نے اپنے اصحاب روحانی میں سے بعض کے آگے اپنی جدائی کا ذکر
کیا۔ اور اشنیاق کی آگ بھڑکا کر فرمایا میں جاتا ہوں اور پھر آؤں گا
اور ایک دوسرے موقع پر حضرت عیسیٰ نے فرمایا میں جاتا ہوں
اور دوسرا آئے گا۔ تاکہ وہ آکر وہ باتیں بتائے جو میں نے نہیں بتائیں
اور ان باتوں کو پورا کرے جو میں نے کہی ہیں۔ بہارِ مسیح کہتے ہیں کہ
وہاں وہ عبارت فی الحقیقت یکے است (ایقان) کہ حضرت عیسیٰ
کی یہ دونوں عبارتیں حقیقت میں ایک ہی ہیں۔ یعنی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ میں جاتا ہوں اور پھر آؤں گا۔ اور یہ فرمانا کہ
میں جاتا ہوں اور دوسرا آئے گا۔ ان دونوں باتوں کا ایک ہی
مطلب اور مدعا ہے جس کے متعلق میرزا حسین علی بہار کتاب ایقان
کے اسی صفحہ ۲۸ میں لکھتے ہیں۔

اگر بیدہ بصیرت دعویٰ مشاہدہ شود فی الحقیقت در عہد قائم
کتاب عیسیٰ و امرا ثابت شد و مقام ام کہ خود حضرت فرمودم
عیسیٰ آثار و اخبار کتاب عیسیٰ را ہم تصدیق فرمود کہ من عند آمد
کہ اگر اندرونی بیانی کی آنکھ سے دیکھا جائے تو فی الحقیقت
حضرت قائم البیت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت عیسیٰ
کی کتاب اور ان کا دین ثابت ہوگا۔ اول لمحاظ نام کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں عیسیٰ ہوں۔ دوم حضرت عیسیٰ
کی کتاب اور نشانہ اور خبروں کی تصدیق فرمائی کہ خدا کی طرف سے
میرزا حسین علی صاحب بہار کا اس سے یہ مقصود ہے کہ حضرت
عیسیٰ نے ایک موقع پر جو اپنے اصحاب کو یہ فرمایا تھا کہ میں جاتا
ہوں اور پھر آؤں گا۔ اور دوسرے موقع پر یہ فرمایا تھا کہ میں جاتا
ہوں اور دوسرا آئے گا۔ یہ دونوں پیشگوئیاں آنحضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں پوری ہو چکی ہیں کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ سے علیحدہ دوسرا وجود بھی ہیں اور
آنحضرت صلعم نے حضرت عیسیٰ کی کتاب اور انکی باتوں کی تصدیق
کے ساتھ اپنا نام عیسیٰ ہی بتایا ہے۔ اس لیے کہ وجود میں حضرت

عیسیٰ کی آمد ثانی کی پیشگوئی بھی پوری ہو گئی۔ اور دوسرے سنی و ہندو
کی جو پیشگوئی تھی وہ بھی پوری ہو گئی۔

یہی مضمون میرزا حسین علی صاحب بہار نے کتاب ایقان کے دوسرے
صفحات میں بھی بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ایقان کے صفحہ ۲۸ میں وہ لکھتی ہیں
”اصحاب و تلامیذ آنحضرت استدعا نمودند کہ علامت رحمت و ظهور
حیست و جبر وقت این ظاہر خواهد شد۔ و در چند مقام این سوال را
از ان طلعت بے مثال نمودند و آنحضرت در ہر مقام علامتے ذکر فرمودند
چنانچہ در اناجیل اربعہ مطورا است ذابن مظلوم یک فقرہ آرا ذکر بنامیم
(ایقان)

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شاگردوں اور تالیفوں نے حضرت عیسیٰ
سے دریافت کیا کہ آپ کے دوبارہ ظہور اور آمد ثانی کی کیا علامت ہے؟
یہ کہ ہوگا۔ یہ سوال کئی موقعوں پر حضرت عیسیٰ سے کیا گیا۔ اور حضرت
عیسیٰ نے ہر موقع پر کوئی نہ کوئی علامت بیان فرمائی۔ جیسا کہ چاروں انجیلوں
میں لکھا ہے۔ اور یہ مظلوم دیہا رالسا ایک فقرہ ان اناجیل کا اس جگہ
ذکر کرتا ہے۔

چنانچہ میرزا حسین علی بہار کتاب ایقان کے صفحہ ۲۸ میں اس انجیلی فقرہ
کا اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ

”ایست لغات عیسیٰ بن مریم کہ در رضوان انجیل بالخان طیلین و رعلا
ظہور بعد فرمودہ و سفر اول کہ مقسود بہ ہستی است۔ و در وقتیکہ سوال نمودند
از علامت ظہور بعد جواب فرمود۔ و للوقت من بعد ضیق ثلاث
الایام تظلم الشمس و القمر لا یعطی ضوءاً و انکو اکب
تقتسا قسط من السماء و قواۃ الارض تنزع حیثما یظہر علامتاً
ابن الانسان فی السماء و یتوح کل قیامی الارض و یروون
ابن الانسان اتیاناً علی سحاب السماء مع قواۃ و حجد کبیر و یوسل
ملاکتک مع صوت الساعور العظیم (ایقان)

وہ گیت جو حضرت عیسیٰ بن مریم نے شاندار طور سے کتاب انجیل متی یا
میں اپنے آئندہ ظہور کی علامتوں کے بارے میں گائے ہیں یہ ہیں کہ حضرت
عیسیٰ سے آپ کے شاگردوں نے جب یہ پوچھا کہ آپ کے دوبارہ ظہور
یعنی آمد ثانی کی کیا علامتیں ہیں۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ ان دنوں کی
مصیبت کے بعد تریس سوچ اندھیرا ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی
نہ دیکھا۔ اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمان کی قوتیں ہل جائیں گی
تب ابن آدم کا نشان آسماں پر ظاہر ہوگا۔ اور اس وقت زمین کے سارے
گہر لے چھائی بیٹھیں گے۔ اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان
کی بلندیوں پر آئے دیکھیں گے۔ اور وہ زمین کے بڑے شہر کے ساتھ
اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔

آمد ثانی کی ان علامات کا ذکر کرنے کے بعد میرزا حسین علی صاحب بہار
لکھتے ہیں۔
و علامتے انجیل جون عارفہ بہانی این بیانات و مقصود موعود و وزیر

کلمات نشند و بطا بر آن منتک شدند۔ ہذا از شریکہ فیض محمد بہ و از
سحاب فیض احمد بہ ممنوع گشتند۔ و جمال آن طائفہ ہم تمسک بہ علامتے خود
جستہ از زیارت جمال سلطان جلال محروم ماندند۔ زیرا کہ در ظہور شمس احمدیہ
چنین علامات کہ مذکور شد لظہور نیاید۔ است کہ قرنها گذشت
و ہنوز آن گروہ در انتظار کہ کے این علامات ظاہر شود۔ و آن سبب محرو
وجود آید۔ (ایقان صفحہ ۲۸)

کہ چونکہ حضرت عیسیٰ کے ان بیانات کے معانی اور آپ کے ان کلمات کے
پوشیدہ مطالب سے عیسائی علماء آگاہ نہ ہوئے۔ اور ان کے ظاہر کا
مضوں پر جسے ہے۔ اس لئے وہ محمدی دریا فیض اور احمدی ابر رحمت کے
محروم ہو گئے۔ اور اس گروہ کے جاہل لوگ بھی اپنے علم کی پیروی کر کے اس
پادشاہ جلال کی خوبصورتی کے دیکھنے سے محروم رہ گئے کیونکہ ان کے خیال
کے مطابق احمدی سوچ کے ظاہر ہونے کے وقت یہ علامتیں ظاہر نہیں ہوں گی
یہی وجہ ہے کہ بہت سے زمانے گذر گئے۔ مگر عیسائیوں کا یہ گروہ ابھی تک
اس انتظار میں ہے کہ کب یہ علامتیں ظاہر ہوں اور وہ موعود (عیسیٰ)

دنیا میں ظاہر ہو۔
اس حوالہ میں میرزا حسین علی صاحب بہار نے بوضاحت بتایا ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی آمد ثانی کے جو علامات و نشانات اناجیل اربعہ میں
بیان کیے تھے وہ علامات اپنے صحیح اور اصل مضوں کے لحاظ سے پورے
ہو چکے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی بھی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں پوری ہو چکی ہے اور عیسائیوں کی یہ غلطی ہے
کہ ان علامات کے ظاہری مضوں پر اکتفا کرتے ہیں اور انکی گہرائی
انتظار میں ہیں کہ کب یہ علامتیں ظاہر ہوں اور حضرت عیسیٰ دوبارہ
دنیا میں تشریف لائیں۔

یہی مضوں بہار اللہ نے اس لوح میں بیان کیا ہے جو کتاب میں
بن سلطان ناصر الدین (شاہ ایران) کے نام لکھی گئی تھی چنانچہ لکھا ہے:-
”و در یک مقام اناجیل مسفر ایدانی ذاہب و آت۔ و در انجیل یوحنا
ہم بشارت دادہ بروح تسلی ہندہ کہ بعد از من می آید و در انجیل یوحنا
علامت مذکور است و لکن چون بعضی از علمائے آن کت ہر بیانے را
تفسیر ہولے خود نمودند۔ لہذا از مقصود و محجب ماندند و لوح بنام
ناصر الدین شاہ“

کہ ایک موقع پر انجیل میں حضرت مسیح نے یہ فرمایا تھا کہ میں جاتا ہوں
اور پھر آؤں گا۔ اور دوسرے موقع پر انجیل یوحنا میں یہ بشارت دی
تھی۔ کہ میرے بعد دوسرا آئے دیکھو والا روح الحق آئے گا۔ اور اس کے
متعلق انجیل میں بھی کچھ علامات بیان ہوئی ہیں مگر چونکہ عیسائی علماء نے
انجیل کے ہر بیان کی اپنی خواہش کے مطابق تفسیر کی ہے اس لئے
عیسائی لوگ ان پیشگوئیوں کے اصل مقصود کی شناخت خود (آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم) کا وجود مبارک تھا محروم رہ گئے۔

لہ ایقان کا ترجمہ انگریزی میں علی قلی خان سے عبد البہار نے جیسا کہ اگر
امریک میں بھیجا تھا اور شیکاگو شائع ہوا ہے اس میں اس آخری فقرہ کا ترجمہ
ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے
still that community is expecting the time when these
signs shall appear & the promised temple
(chait) shall cross (Page, 19)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مبلغین کی تبلیغی مہم

موضع میانوالی میں کامیاب مناظرہ

۲۲ اگست کو مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کا مولوی عبدالرحیم شاہ اہل حدیث سے ایک مناظرہ ہوا۔ پہلے حیات مسیح پر بحث ہوئی۔ غیر احمدی مناظر نے بل دفعہ اللہ الیہ کی آیت پیش کی۔ مولوی غلام احمد صاحب نے کہا دفعہ کے معنی آسمان پر اٹھانے کے ہیں۔ اور قرآن شریف کی کئی آیات پیش کیں جن میں مسیح کے معنی بلندی درجات کے ہیں اور آیت سے بھی دفعہ کے معنی بلندی مدارج کے دکھائے۔ اس کے جواب میں غیر احمدی مناظر قرآن اور احادیث سے حیات مسیح ثابت نہ کر سکا۔ جس کو اس کی زوری سب پتلا ہر گئی۔ دوسرا مناظرہ حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ہوا۔ مولوی غلام احمد صاحب نے قرآن مجید سے حضرت مسیح موعود کی صداقت واضح کی۔ جواب میں غیر احمدی مناظر نے محمدی پیغم کی پیش گوئی پر اعتراض شروع کر دیے اور قرآن شریف کی کسی آیت کی طرف توجہ نہ کی۔ ہمارے مولوی صاحب نے نکاح والی پیش گوئی کو خوب کھوکھو بیان کیا اور اصل حقیقت ظاہر کی جس سے مسیحین بہت محظوظ ہوئے۔ اور بھی چند ایک پیش گوئیوں پر غیر احمدی مناظر نے اعتراضات کئے مگر کافی اور سکت جوابات شکر خاموش ہو گیا۔ اور جھلکا کر سخت کامی کرنے لگا۔ چیر خیر چلو کے صدر نے بھی برامنا ہوا۔ اور افسوس کیا۔ الحمد للہ اس مباحثہ کا ہمارے حق میں بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار فیض احمد موضع پوہلا ہمارا

موضع نرگڑی میں احمدیت کی فتح

۹ ستمبر ۲۹ء کو مولوی سراج الدین اہل حدیث سے ملک عبدالرحمن صاحب کا مناظرہ ہوا۔ پہلی تقریر ملک صاحب کی جس میں انہوں نے قرآن مجید کی آٹھ آیات اور تجاری کی پانچ احادیث سے حضرت مسیح کی وفات ثابت کی اس کے جواب میں اہل حدیث مناظر نے ایک کاپی پر سے حضرت مسیح موعود کا پورا عقیدہ حیات مسیح پڑھ دیا۔ اور نصف گھنٹہ تک بار بار اسی کو پیش کرتا رہا۔ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں نہ کوئی آیت پڑھی اور نہ کوئی حدیث پیش کی۔ غیر احمدی مناظر کے اس طریق کو تمام پبلک نے ناپسند کیا۔ حتیٰ کہ غیر مسلم زمینداروں نے بھی اسے روکا۔ اور قرآن کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اس سے حیات مسیح دکھاؤ۔ مگر غیر احمدی مناظر نے آخر وقت تک کوئی آیت نہ پڑھی یہاں تک کہ بل دفعہ اللہ کو بھی بھول گیا۔ ملک عبدالرحمن صاحب نے اس کی پیش کردہ عبارت کے جواب میں حضرت مسیح موعود کی کتب کے متعدد حوالجات پیش کئے۔ اس کے بعد قرآن سے لفظ دفعہ کے معنی آسمان پر اٹھانے کے معنی دیکھے۔ اور پھر پورا بیابان کا پہلے دیا جسے غیر احمدی مناظر قبول نہ کر سکا۔ خاکسار مرزا محمد حسین سکرٹری تبلیغی نرگڑی موضع پوہلا ہوا

موضع مونگ منگ گجرات کا سالانہ جلسہ

اس دفعہ ۵ اگست ۲۹ء سے لیکر ۱۱ اگست تک جلسہ خدا کے فضل و بخر و خوبی ہوا۔ گجراتی واحد حسین صاحب۔ مولوی احمد و نا صاحب اور ملک عبدالرحمن صاحب نے گجراتی نے بین دن تقریریں کیں۔ مولوی احمد و نا صاحب اور ملک صاحب نے وفات مسیح۔ صداقت مسیح ختم نبوت حقیقت اسلام پر مختلف اوقات میں تقریریں کیں۔ جن کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا

میں دیکھنا تھا ایک صاحب نے کہا یہ پیغمبر کی طرف سے آئی ہے یا میری میں دیا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل اقتباسات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ عبدالبہار کے مسیح موعود ہونے کی نسبت کس زور سے تعلیم دیا کرتا تھا۔

(۱) صفحہ ۱۳۸ میں لکھا ہے کہ ۱۸۵۲ء میں منظر خدا بہار اللہ ظاہر ہوا۔ یہ شاہی خاندان سے تھا۔ ۱۸۵۲ء میں پھر ان کی (نفاذ) جلا وطن کیا گیا۔ اور بغداد سے ہر کبار کوسات ہزار نیوں کے ساتھ چلا گیا۔ (حوقیل ۱۳ آیت ۳) یہاں پر اس نے پانچ روز تک اپنے آپ کو رب الفواج کے طور پر ظاہر کیا۔ اس سے پہلے مطابق یسعیاہ آیت ۲۰۔ ایک حجام نے اس کی حجامت بنائی تھی۔ اس کے بعد بہار اللہ نے اپنے اور نقاب ڈال لیا یسوع مسیح (عبداللہ) اس کے ساتھ اس وقت بچپن کی حالت میں تھا۔

(۲) بہار اللہ نے ۱۸۵۲ء میں اس دنیا کو چھوڑا اور اپنی پادشاہی یسوع مسیح (عبداللہ) کے سپرد کی (صفحہ ۱۳۴)

(۳) بہار اللہ کا سب سے بڑا لڑکا (عبداللہ) یسوع مسیح ہے (صفحہ ۱۳۴) ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ مبلغ بہائی کے لکچروں کا یہ انتخاب ثابت کرتا ہے کہ امریکہ میں ۱۸۹۲ء سے لے کر ۱۸۹۵ء تک بہائیوں کی طرف سے میرزا حسین علی بہا کی مسیحیت کا کوئی ذکر نہیں کیا جاتا تھا بلکہ ڈاکٹر موصوف اپنے زمانہ تبلیغ امریکہ میں جو لیکچر مختلف مقامات میں دیتے تھے ان میں یہی زور تھا کہ عبداللہ یسوع موعود یعنی مسیح کی آمد ثانی ہے اور بہار اللہ خدا ہے۔ اتنی خاکسار فضل الدین قادیان

لے مس۔ لے۔ ایچ۔ جو ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ کے لکچروں میں شامل رہی ہے اس نے امریکہ سے جو خطوط پروفیسر براؤن کو ان لیکچروں کے سلسلہ میں لکھے تھے وہ خطوط پروفیسر براؤن نے اپنی کتاب بیڈی آف دی مابنی ریلیجنز میں چھاپ دیے تھے۔ ان خطوط میں جو چوتھے خط مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۹۲ء میں موصوف نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ نے پانچویں سبق میں صاف طور پر بیان کیا تھا کہ بہار اللہ خدا کا منظر ہے لیکن گیارہویں سبق میں ڈاکٹر نے بتایا کہ بہار اللہ خود خدا ہے (صفحہ ۱۲۶) ان خطوط کے اقتباس اپنے موقع پر درج ہونگے

۴ گجراتی صاحب کی تقریریں باوانا تک کا مذہب اور کھنڈ مذہب کی تعلیم اور کھوں کو مسلمانوں کی ہمیشہ فیض پہنچا۔ وغیرہ جو ہوتی رہیں جنکو سکھ صاحبان بغور سنتے تھے۔ آخری دن مولوی اللہ و نا صاحب کا مولوی محمد حسین دیوبندی کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ مضمون مباحثہ مسیح کی حیات اور وفات تھا۔ مولوی اللہ و نا صاحب نے وفات مسیح بڑے زبردست دلائل سے ثابت کی۔ دوسرے دن صداقت مسیح موعود پر مباحثہ ہوا اس میں بھی خدا کے فضل سے ہمیں فتح میں حاصل ہوئی

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ تقریریں نہایت امن و سکون کے ساتھ سنیں گئیں۔ مباحثات میں ہمیں فتح ہوئی جس کا اقرار مخالفین کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے علاوہ کھوں میں بھی تبلیغ ہوئی۔ عورتوں بھی کافی تعداد میں شامل ہوئی تھیں جو حضرت میں مبارکی پیدا ہو گئی ہے۔ خاکسار صدر الدین از مونگ

ان تمام حوالوں کا یہی مقصود ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کی پیش گوئیوں اور مسیح کے بعد دوسرے تہی و ہندہ (روح الحق) کی پیش گوئیوں کا مصداق ایک ہی وجود یا جو ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر میرزا حسین علی بہا کی ان تصریحات کے برخلاف بعض بہائیوں کی طرف سے یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیش گوئیوں (ابن بہار اللہ) کے وجود سے پوری ہوئی ہیں۔ بہائیوں کے یہ دونوں دعویٰ کتاب ایقان کے مندرجہ بالا مقصد میں بیانات کی موجودگی میں حیرت انگیز ہیں۔ کیونکہ کتاب ایقان بہائیوں کے نزدیک خدا کی کتاب ہے۔ اس کتاب کے بعد اگر تو خود میرزا حسین علی صاحب بہا نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے متعلق تو پیش گوئیوں اناجیل اربعہ میں بیان ہوئی ہیں وہ میرے آنے سے پوری ہوئی ہیں۔ تب تو کتاب ایقان کی نسبت یہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ وہ خدا کی کتاب ہے تو وہ خدا خود بہار اللہ ہے یا کوئی اور۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ کتاب ایقان کے نازل کرنے کے وقت ۱۸۴۵ء ہجری مطابق ۱۸۶۲ء میں تو خدا دنیا کو یہ خبر دے کہ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کی پیش گوئیوں جو اناجیل اربعہ میں بیان ہوئی تھیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود یا جو میں پوری ہو چکی ہیں۔ اور اس کے تھوڑے عرصہ بعد اس کے برعکس پھر یہ خبر دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پیش گوئیوں کے مصداق نہیں ہے

اور اگر بہار اللہ نے کتاب ایقان کے بعد خود کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کی پیش گوئیاں میرے آنے سے پوری ہوئی ہیں تو بہائیوں کو غور کرنا چاہیے کہ کیوں وہ ایک ایسے مسیح موعود کے مقابلہ میں ایک خود ساختہ مسیح کھڑا کر رہے ہیں اسی طرح جو بہائی عبدالبہار (ابن بہار اللہ) کو حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا مصداق قرار دیتے ہیں وہ بھی بہار اللہ کی کتاب ایقان کی مخالفت کرتے ہوئے ہمارے اس بیان کی تائید کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کی پیش گوئیوں کا مصداق بہار اللہ ہرگز نہ تھا۔ کیونکہ ان کے نزدیک میرزا حسین علی صاحب بہار اللہ فی الواقع ایسا دعویٰ کیا ہوتا۔ تو یہ لوگ عبدالبہار (ابن بہار اللہ) کو اپنی طرف سے مسیح موعود کے منصب پر کھڑا کرنے کی لا حاصل کو ششمنی نہ کرتے

عبداللہ (ابن بہار اللہ) کو حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی قرار دینے کے لئے جو کوششیں کی گئی ہیں۔ ان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ بہار اللہ کے ۱۸۹۲ء میں اس دنیا کو چھوڑنے کے بعد ایک شخص ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ کو عبدالبہار نے مبلغ بنا کر امریکہ روانہ کیا۔ یہ شخص ۱۸۹۵ء تک عبدالبہار کی طرف سے تبلیغ کا کام کرتا رہا۔ امریکہ میں جو تعلیم یہ شخص میرزا حسین علی صاحب بہار اور عبدالبہار (ابن بہار اللہ) کے متعلق دینا چاہتا تھا وہ یہ تھی کہ بہار اللہ خدا ہے۔ اور عبدالبہار (ابن بہار اللہ) مسیح کی آمد ثانی ہے۔ چنانچہ انگلستان کے مشہور مصنف اور عالم ای۔ جی۔ براؤن پروفیسر ویلیو کیرن یونیورسٹی رائلنگٹن نے ڈاکٹر ابراہیم خیر اللہ مبلغ بہائی کے ان تیرہ مشہور لکچروں کا دو امریکہ

میرزا حسین علی صاحب بہار کے وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔ اور بعض بہائیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیش گوئیوں

طبی دنیا پرندہی لحاظ سے نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس عنوان کے ماتحت کوشش کی جائے گی۔ کہ تاثرین افضل کی طبیعت کے لئے طب کے متعلق نئی اور دلچسپ باتیں جو مختصر ریاضی کے درج ہوتی ہیں۔ واسد الموفق۔ (خادم محمد شاہ نواز ازبکستان)

لوزین کا فائدہ

ڈاکٹر گارڈ نے برٹش میڈیکل جرنل میں لکھا ہے۔
"ای سی سیٹیا (بیش) کے لوگ تمام بچوں کے لوزین (Toussains) نکال دیتے ہیں۔ اور ان کی صحت پر برا اثر نہیں پڑتا۔
اس کے برعکس، ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اسدقائے نے جسم انسانی کا کوئی عضو ایسے فائدہ اور نفع نہیں بنایا۔ پس یہ نامکن ہے۔ کہ لوزین کو نکال دینے سے نقصان نہ ہو۔ ڈاکٹر گارڈ نے بزرگے بیان کے متعلق گزارش ہے۔ کہ اول تو حبش والے چونکہ بال کے پھندے سے یہ غدود نکالتے ہیں اس لئے ممکن نہیں۔ کہ وہ ساری یا آدمی غدود ہی نکال سکیں۔ پھر اگر وہ مکمل طور پر غدود نکالنے میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ تو بھی ضروری نہیں کہ ہر ملک کے لوگ ان کی نقل کر کے نقصان نہ اٹھائیں۔ ملکوں کے حالات آب و ہوا، صفائی وغیرہ میں اختلاف ہے۔ ملک حبش میں چونکہ دھوپ کافی پڑتی ہے۔ علاقہ پیراڈی ہے۔ گردوغبار اور آندھیاں کم ہوتی ہیں۔ اس لئے وہاں جراثیم کے حلق میں داخل ہونے کا کم احتمال ہے۔
یہی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "پانچ سال کی عمر کے بعد لوزین کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔"

اس کے متعلق عرض ہے۔ جب تک کہ کئی سو بچوں کے لوزین نکال کر انہی سے لوزین کے بچوں کے ساتھ (جن کی لوزین موجود ہوں اور ان کو ایک کی صفائی رکھا جائے) مقابلہ کیا جائے۔ اس بات کا فیصلہ مشکل ہے۔ امید ہے۔ جس طرح *appendicitis* (جس کو لوزین کا مقلد) کے متعلق نذرول پر تجربہ کر کے ڈاکٹروں نے اپنی غلطی مان لی ہے اسی طرح اگر لوزین کے متعلق وسیع پیمانہ پر تجربہ کیا جائے۔ تو اس کا فائدہ بھی نظر آجائے گا۔ حیوانوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ حیوان جو کھجور اور غلات خور ہیں۔ (خصوصاً خنزیر) ان کے حلق میں لوزین بہت بڑے اور اتنے موٹے ہوتے ہیں۔ کہ حلق کو بند کر سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوزین کا زہریلے مواد اور جراثیم کو روکنے میں بہت دخل ہے۔ یہ امر چونکہ مزید تحقیقات چاہتا ہے۔ اس لئے نے الحال ہم قرآن کریم کے اس بے نظیر آمل کی روشنی میں کہ کوئی چیز لوزین نہیں پیدا کی گئی۔ مانتے ہیں۔ کہ لوزین کا بھی فائدہ ہے۔ مسلمان ڈاکٹر صاحبان کو چاہئے کہ *appendix* اور *Toussils* پر اپریشن کرنے یا ایسا خونے دینے سے قبل کافی غور و فکر سے کام لیں۔ اور ان اعضا کو صرف اس حالت میں کاٹیں۔ جب اور کوئی صورت صحت کی نہ ہو۔
کاڈ لیور آئل کا خطرہ

ترقی یافتہ ممالک میں تپ دق کی طرف بچوں کا میلان زیادہ ہونے کی وجہ سے عام طور پر لوگ بغیر طبی مشورہ اور کنٹرول کے کاڈ لیور آئل

بچوں کو دیتے رہتے ہیں۔ اور بعض لوگ اس میں زیادتی بھی کر دیتے ہیں۔ جس سے کوئی ضرر نمایاں نہیں ہوتا۔ مگر حال میں بعض واقعات ایسے ہوئے ہیں۔ جن میں بچوں کی کاڈ لیور آئل کے زیادہ استعمال سے ہلاکت ہوئی ہے۔ پس احباب کی واقفیت کے لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کھجور کا تیل گو بہت مفید ہے۔ مگر اس میں خطرہ بھی ہے۔ اس لئے اس کی مقدار وغیرہ کے متعلق ڈاکٹر سے مشورہ کر کے استعمال کرنا چاہئے۔

شراب کے نقصان

پروفیسر ڈکسن نے لکھا ہے۔ کہ آجکل امریکہ کی ساختہ نئی شراب (*cock-tails*) کا استعمال نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں بہت عام ہو رہا ہے۔ اس نئی قسم کی شراب میں خصوصیت سے بعض خطرناک چیزیں ہیں۔ جن کی وجہ سے نوجوانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف معدہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ شرم و حیا کا احساس بھی کم ہو جاتا ہے۔ تیز اس سے زیادہ پینے کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ دوسری دفعہ پورا نشہ کرنے کے لئے زیادہ مقدار کی ضرورت ہے۔

کاش یہ لوگ اس عالم الغیبی کے فرمان پر غور کریں جس نے آج سے ۱۳۰۰ سال قبل فرمایا تھا۔ *فیہما اشد کبیر و منافع للناس۔ و اتعصما اکبر من نفعہما کما س میں نفع کی نسبت نقصان زیادہ ہے۔*

مسوروں کی پیپ

مسوروں میں پیپ (*pyelitis*) کا مرض بہت عام ہے۔ یہ نہ صرف دانوں کا مرض ہے۔ بلکہ اس سے انسان کی صحت عمومی کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ نیز نہایت سی مزمن امراض (جو ڈول اور اعصاب کا درد۔ بدھشی *appendicitis* وغیرہ) کا بھی باعث ہوتا ہے۔ اگر کسی کے ایک جنون کے متعلق تحقیقاتی کمیشن نے فیصلہ دیا ہے۔ کہ ۸۰ فیصد بچوں کو پائی اور یا کا مرض تھا۔ پس اس مرض کے شدید اثرات بخوبی واضح ہیں۔ اس کے بڑے اسباب منہ اور دانوں کی غلاظت مسواک کا عدم استعمال اور نرم اور میٹھی چیزوں کا زیادہ کھانا ہے۔ منہ کھول کر سانس لینا (جو عادت یا ناک میں روکا دے) اور زیادہ سگریٹ اور حقہ نوشی بھی اس کا باعث ہیں۔ حال ہی میں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ مرض بھی متعدی ہے۔ ایک عورت جس کے دانت نہایت خوبصورت اور صیغ سالم تھے۔ شادی کے دو ماہ بعد پائی اور یا کا شکار ہو گئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ اس کے فائدہ کو یہ مرض تھا۔ کئی نوجوانوں میں محبت کے تعلقات کے بعد یہ مرض شروع ہوا ہے۔ حالہ عورتوں کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ جنین کی ہڈیوں کو صحت اور نشانی کے لئے جو کچھ کرنے کا اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ چونا ماں کے دانوں اور ہڈیوں سے کھل گئی۔ کہ کچھ کو مناسبت سے دیا جاتا ہے۔ کہ عورتیں ایام حمل میں عمدہ مٹھی۔ پاک۔ چونا وغیرہ کھانا چاہتی ہیں)

گو یہ دہریہ دانوں کی خرابی کی مقول ہے۔ مگر فائدہ سے بزدلی و بچوت پائی اور یا گلے کا اسکان کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔
اوپر کے بیان سے دانوں کی صفائی اور مسواک کے استعمال کی حکمت واضح ہے۔ مغربی تہذیب اور ترقی روشنی کے دلدادہ جو مسواک پر ہنسی مچول کرتے ہیں۔ مگر جن کے نزدیک یورپ کی علمی تحقیق الہامی کلام سے بھی زیادہ معتبر اور مستند ہے۔ وہ دزا اوپر کے بیان کو پڑھیں کہ مسواک کے عدم استعمال سے کتنی امراض پیدا ہوتی ہیں۔ اور دوسری طرف بیویوں کے سردار پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو پڑھیں۔ جو مسواک کی تاکید کے متعلق ہے۔ تو ان پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی۔ کہ یہ کلام خداوند تعالیٰ کے فرستادہ کلام ہے۔

اسلام نیک قادیان

مختلف مقامات کے مسلمانوں کے حلقے کے خلاف

قانون شکنی اور چیرہ دستی سے کام لیتے ہوئے منہدوں اور سکوتوں کے مذبح قادیان کو منہدم کر دینے اور اس کے متعلق حکام اور پولیس کے رویہ کے خلاف اور مسلمانوں کے حق ذبیحہ گانے کی تائید میں منہدوستان کے طول و عرض میں ہر فرقہ اور ہر خیال کے مسلمانوں کے جو طبقے منہدم ہوئے۔ اور ان میں جو پُر زور قرار دین منظور ہو میں وہ گذشتہ پڑچوں میں بعض درج کی جا چکی ہیں۔ اب چونکہ دیگر ضروری امور کے لئے اخبار کے صفحات میں گنجائش نہ کانا ضروری ہے۔ اس لئے صرف ان مقامات اور انجنوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔
جہاں کے جسوں کی اطلاعات حال میں ہمارے پاس پہنچی ہیں۔
(۱) جماعت احمدیہ لکھنؤ (۲) انجن معاون اسلام لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ
(۳) مسلمانان سرگودہ (۴) انجن اسلامیہ کھاریاں۔ ضلع گجرات۔
(۵) جماعت احمدیہ مکتو والی پاک نمبر ۳۱۲۔ (۶) مسلمانان گوجرانوالہ
(۷) اعموال ضلع گورداسپور (۸) انجن احمدیہ امرت سر (۹) مسلم نواتین منٹگری معرفت سید حمیدہ قانون ۱۰۔ مسلمانان ترنگٹی
تھیل چارسدہ (۱۱) جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان۔ (۱۲) انجن اسلامیہ

افضل کی توسیع اشاعت

میں اخبار افضل کا خود خریدار ہوں۔ مگر چار ماہ پرچے منگاتا ہوں۔ جو فی احمدی احباب کو کئی پرچہ ایک آنے کے حساب سے دیتا ہوں۔ اور وہ خوشی سے پڑھ لیتے ہیں۔ اگر ہمدردی جماعت کے دوسرے اصحاب بھی اسی طرح کوشش فرمائیں۔ تو ہمارے اخبارات کی اشاعت سکون تک پہنچ سکتی ہے۔ اگر ہر ایک جماعت کا امیر یا رئیس اپنے اپنے شہر میں ایسی کھلائے سلازہ جلاؤں کو کھلے آندہ کرے۔ تو دنیا بھر میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

ظفر وال کے سیکس مسلمانوں کی پجائش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغز مسلمانوں سے بلاوجہ ضمانتوں کا مطالبہ

ظفر وال - قادیان کے قریب ایک گاؤں ہے۔ جہاں ایک سو کے قریب مسلمانوں کے گھر آباد ہیں۔ لیکن چونکہ زمینداری سکیموں کے قبضہ میں ہے۔ اور مسلمان مختلف پیشہ ور لوگ ہیں۔ اس لئے سیکھ ان پر یہاں تک جبر و ظلم کر رہے ہیں۔ کہ اپنے گھروں سے الگ مسلمانوں کو اپنے محلہ کی مسجد میں اذان کہہ کر نماز پڑھنے سے روکتے اور طرح طرح کے جبر و تشدد سے کام لے رہے ہیں۔ کچھ دنوں جب ان سکیموں کا تشدد سے بڑھ گیا۔ تو اس گاؤں کے بے چارے غریب اور بے کس مسلمان قادیان آکر روئے پیٹے۔ اور اپنی داستان ظلم سنائی۔ اس پر حکام علاقہ کو ان کی حالت زار کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور حکام نے اس بارے میں تحقیقات بھی کی۔ اور دیرینہ تویر شدہ مسجد اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ لیکن باوجود اس کے مسلمانوں کی داد رسی نہ ہوئی۔ نہ تو انہیں مسجد میں اذان دینے کا حق دلا گیا۔ اور نہ ان پر سکیموں کی طرف سے جو تشدد اور ظلم کیا جا رہا ہے۔ اس کا امداد کیا گیا۔ آخر مسلمانوں نے تنگ آکر شرارت پسند اور فتنہ پرداز لوگوں کی ضمانتیں کرنے کا دعوے دائر کیا۔ اور اس طرح قانون کے ذریعہ اپنی حفاظت چاہی۔ لیکن کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے۔ کہ حکام نے ان سکیموں کی ضمانتیں لینے کی بجائے جو اپنی کثرت اور گاؤں کی زمینوں پر قابض ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو دن رات دکھ اور تکالیف دے رہے اور اس بات کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ کہ اذان بھی نہ دیں۔ اور ضمانتوں کے متعلق اپنی درخواست بھی واپس لے لیں۔ مسلمانوں کی ضمانتیں لینے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ اور ایسے لوگوں کو اس کارروائی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ جو یا تو سکیموں کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ان حکام کے پاس داد رسی کے لئے گئے۔ یا ان پر سختی اور تشدد کے عینی اور چشم دید گواہ ہیں۔ چنانچہ جب اس گاؤں کے مسلمانوں کو بلاؤ اور بلا تصور سکیموں نے سخت تنگ کیا۔ اور بے حد سختی کی۔ اور وہ قادیان آئے۔ تو صحیفہ امور عارضہ نے اپنے ایک کارکن شیخ غلام محم صاحب کو جو کہ پیشتر سب انسپکٹر پولیس ہیں۔ اور جنہوں نے اپنا زمانہ ملازمت نہایت دیانت داری اور نیک نامی کے ساتھ گزارا ہے۔ دریا ہ حالات کے لئے بھیجا۔ انہوں نے مسلمانوں کے بیان کو نہ صرف درست پایا۔ بلکہ ان کے سامنے بھی مسلمانوں کو بے جا سختی کا شکار بنایا گیا۔ اور اس طرح انہیں یعنی گواہ کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ ان کے علاوہ ایک مغز نو مسلم سیکھ سردار عبدالرحمن صاحب بی۔ اسے جو قادیان کے سکول میں استاد ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً ارد گرد کے دیہات میں وعظ کے لئے جاتے ہیں۔ وہ بھی اتفاقاً اس گاؤں کے مسلمانوں کو وعظ و نصیحت کرنے

کی غرض سے گئے۔ اور انہوں نے بھی سکیموں کے تشدد کو دیکھا۔ نیز فیض اللہ چک کے ڈاکٹر فیض قادر صاحب گورنمنٹ پشتر اور سیال خیر الدین صاحب ساکن سیکھوں انہوں نے ظفر وال کے مسلمانوں کے التناک حالات مشاہدہ کئے۔ ان سب کو طلبی ضمانت کے نوٹس دئے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ سب بڑی عمر کے اور مغز اصحاب ہیں۔ اور ان کا اس معاملہ میں سوائے اس کے کوئی دخل نہیں ہے۔ کہ وہ مسلمانوں پر سکیموں کی طرف سے تشدد کئے جانے کے چشم دید گواہ ہیں۔ ان مغز مسلمانوں سے طلبی ضمانت کی کارروائی محض اس لئے کی جا رہی ہے کہ بے چارے ظفر وال کے مسلمانوں کی آواز دہ جائے۔ اور وہ سکیموں کے تشدد کے خلاف چیخ و پکار نہ کر سکیں۔ حالانکہ حکام کا فرض یہ ہونا چاہئے۔ کہ مظلوم کی داد رسی کریں۔ اور بے جا تشدد کرنے والوں کو قانون کے ذریعہ روکیں۔

ہم اس کارروائی کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کرتے اور ذمہ دار حکام کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ظفر وال کے مسلمانوں کو نہ صرف سکیموں کے تشدد سے بچائیں۔ بلکہ انہیں مسجد میں اذان دینے کا حق دلائیں۔ ان مسلمانوں کو جو پہلے ہی مظلوم ہیں۔ دبا کر ان کی چیخ و پکار کو بند کر دینا قطعاً قرین انصاف نہیں ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی اس قدر شدید سختی تھی ہے۔ جسے وہ کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ گورنمنٹ کی طرف سے جبکہ ہر ایک مذہب و ملت کے لوگوں کو اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کی آزادی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے ظفر وال کے مسلمانوں کو مسجد میں اذان دے کر نماز پڑھنے کا حق حاصل نہ ہو۔ اور جو لوگ اس میں مزاحمت کریں۔ ان کو روکا نہ جائے۔ اصلاح کام کو بہت جلد اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس کا مستحق فیصلہ کرنا چاہیے۔ اور بے انصافی کی وجہ سے مسلمانوں میں جوش نہیں پیدا ہونے دینا چاہیے۔

علاقہ خاندیس کے احمدی حجاب

علاقہ خاندیس کے تمام احمدی بھائی یا جن کو اخبار الفضل کے ذریعہ یہ اطلاع پہنچے۔ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں اور اپنے پتے لکھیں۔ تاکہ سلسلہ کارروایاں سر انجام دینے کے لئے ایک انتظام قائم کیا جائے۔ خاکسار مسٹر اعلیٰ علی شاہ احمدی تعلیم الاسلام ٹائٹ سکول حسدی پوسٹ نیر تعلقہ ساگری۔ ضلع مغربی خاندیس۔

ہندو مذہب میں اصلاح کی ضرورت

یو۔ پی۔ نوجوان سبھانے اپنے ۱۹ ستمبر کے اجلاس میں جو بمقام لکھنؤ زیر صدارت مسز نیڈ و منقہ ہوا۔ کئی ایک ضروری قراردادیں پاس کی ہیں۔ جن میں سے بعض ناظرین الفضل کی صیافت طبع کے لئے درج کی جاتی ہیں:-

- (۱) سبھا ذات پات کی تیبو کو جو پیدا رشی حقوق یا رسم قدیم کی بنا پر قائم کی گئی ہیں۔ جنہوں نے ہندو قوم کی جڑوں کو کھوکھا کر دیا ہے۔ اور اس کو ہزار ہزاروں میں اضمیمہ کر رکھا ہے۔ نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتی۔ اور پورے زور سے ان کی مذمت کرتی ہے۔
- (۲) سبھا کے نزدیک چھوت چھات کی رسم نہایت ہی ظالمانہ اور تمدن پر ایک بدنامی ہے۔ اس چھوت چھات نے ادنیٰ اقوام کی زندگی کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔
- (۳) سبھا ہندوؤں کے قانون شادی۔ اور اس کی رسوم کی مذمت کرتی ہے۔ کیونکہ وہ فضول خرچی اور صرف زر کی موئید ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک ریزولوشن پاس ہوئے۔ مگر یہاں غرض مسئلہ چھوت چھات۔ ذات پات اور رسوم شادی کی اصلاح کی طرف توجہ دلانا ہے۔ اخبار الفضل اس کے کاموں میں پہلے ہی ہندو صحابیات کی توجہ چھوت چھات کے مسئلہ کی طرف مبذول کرانی چاہی۔ دراصل چھوت چھات ایک سنگین انسانیت مسئلہ ہے۔ اور جس قدر اس کی مذمت کی جائے۔ کم ہے۔ مگر شکر ہے۔ اب اصلاح خود ہندوؤں کے گھر سے شروع ہوئی ہے۔ کہ وہ ان انسانوں کو جو خدا کا حق کی ایسی ہی مخلوق ہے۔ جسے کہ برہمن اور چھتری۔ ان کو اپنے برابر حقوق نہ دینا۔ اور ان سے حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کرنا انسانیت کے چہرہ پر ایک بدنامی لگانا ہے۔ وہ دن گذر گئے۔ جب برہمن اپنی من مانی باتیں ہندوؤں سے منوالیا کرتے تھے۔ اور جو چاہتے تھے کر لیتے تھے۔ اب روشنی۔ علم اور مساوات کا زمانہ ہے۔ پس بہتر ہے۔ کہ ہندو صحابان ادنیٰ اقوام کو جلد انسانیت کے وہ اونٹے حقوق دے دیں۔ جو ہر ایک فرد بشر کا قدرتی حق ہے۔ اور جو مذہب اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل تمام انسانوں کو دے رکھے ہیں۔

۲۔ دوسرا مسئلہ ذات پات کا ہے۔ اسلام نے ذات پات کی تیز کو طے کر لیا۔ اور سبھانے اس پر خود عمل کیا ہے۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگ بھی اس پر عمل کریں۔ اور انسانی کی بھلائی ہے۔

۳۔ دوسرا مسئلہ ذات پات کا ہے۔ اسلام نے ذات پات کی تیز کو طے کر لیا۔ اور سبھانے اس پر خود عمل کیا ہے۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگ بھی اس پر عمل کریں۔ اور انسانی کی بھلائی ہے۔

۴۔ دوسرا مسئلہ ذات پات کا ہے۔ اسلام نے ذات پات کی تیز کو طے کر لیا۔ اور سبھانے اس پر خود عمل کیا ہے۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگ بھی اس پر عمل کریں۔ اور انسانی کی بھلائی ہے۔

دنیا میں اطمینان کس کا کرنا چاہئے جس کی دنیا خود تعریف کر رہی ہو :

نیمٹ بہراپن کا شرطیہ علاج

پتہ:- کان کی دوا۔ بلب اینڈ سنسٹریلی بھیت (یو۔ پی) ملاحظہ ہو۔ دیکھا کہتی ہے

رجسٹر

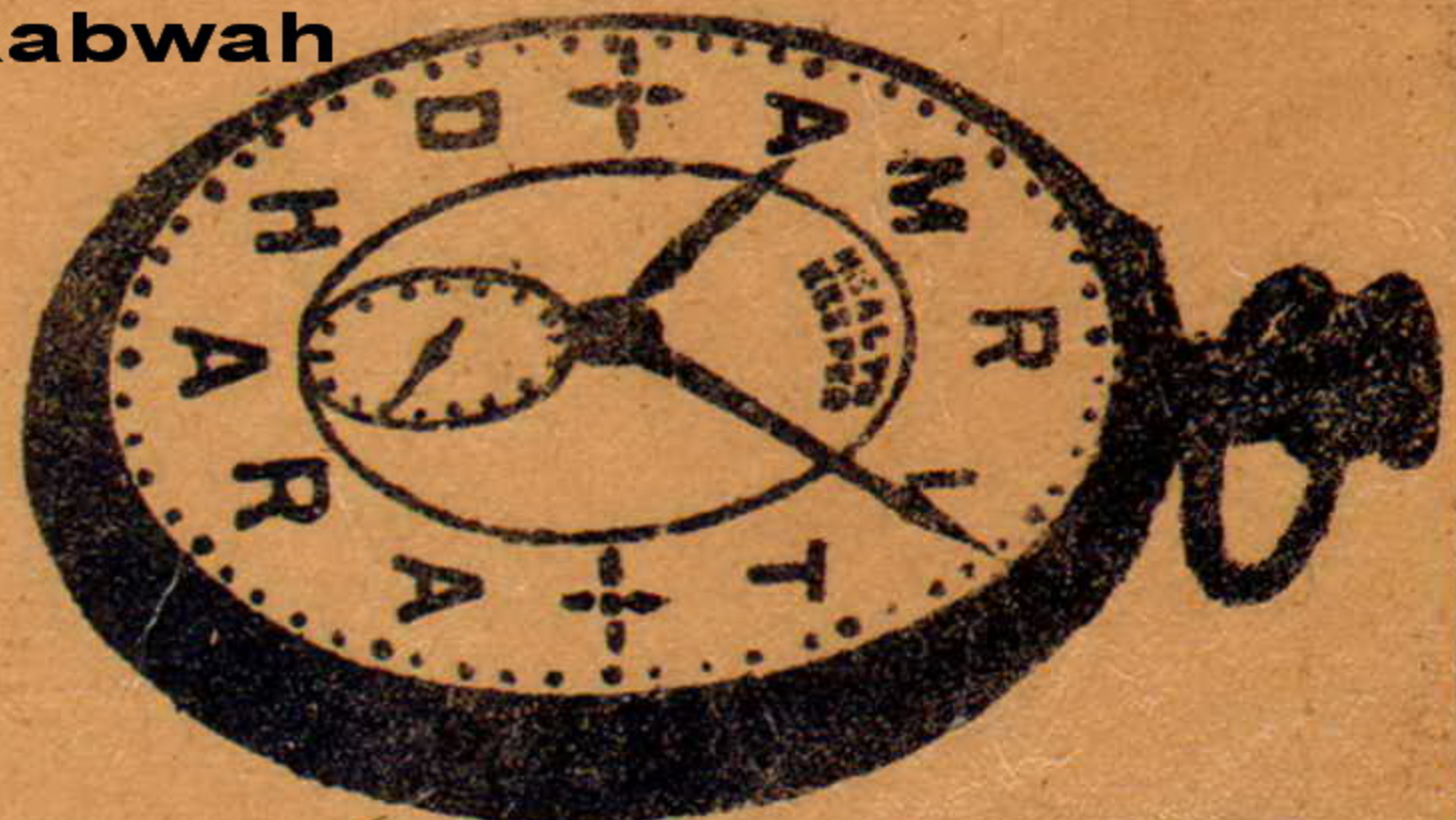
روسے زمین پر کان کی تمام بیماریوں کی ایک بے نظیر حکمی اکیس اور بے خطا دوا

جناب شری مہر جی من صاحب ڈرائیور میو (برہما) ارقام فرماتے ہیں۔ روغن کرکات کے استعمال سے میں اچھا ہو رہا ہوں۔ جلد ایک شیشی اور اسی سال کریں۔ جناب سترنگکیشن صاحب سوڈا گریٹو (برہما) ارقام فرماتے ہیں۔ دوران استعمال میں روغن کرکات سے فائدہ مند ثابت ہوا۔ جناب ستر مارکن صاحب ساٹنگ (برہما) ارقام فرماتے ہیں۔ میری ۶۵ سالہ عمر ہے۔ جو کہ میں تقریباً ساٹھ سے پینتھ سال کی عمر تک قطعاً بہرہ ہو گیا تھا۔ اور میں جہاز کی آواز دھمکیاں نہیں سن سکتا تھا جبکہ جہاز میں بیٹھا تھا لیکن اب میں آپ کے روغن کرکات کے استعمال سے اچھی طرح سن سکتا ہوں۔ تہرانی کرکاتین شیشیاں اور پینتھ جی۔ جناب ستر جان محمد خان صاحب سب انسپکٹور پولیس لائن دفتر خورٹ سندھ میں (پنجستان) ارقام فرماتے ہیں۔ روغن کرکات کے استعمال سے بعض خرابی توت سامہ آچھی ہے تہرانی کرکاتین اور پینتھ جی۔ جناب ستر محمد اسماعیل صاحب ڈاک بنگلہ فتح پور سیکریٹری گھر ارقام فرماتے ہیں۔ جس میں بھینٹ کیلئے دوا طلب کی گئی ہے۔ اس کو صحت ہو گئی۔ لیکن حفظ ناقص کیواسے دو شیشیاں روغن کرکات اور پینتھ جی۔ (نوٹ) اگر کج آب صفحہ دیا ہو تو بھی اور ایسی اکیس بھینٹ دواکان کی تمام امراض اور پینتھ بہراپن پر بتلا دیں۔ کہ جس نے ہمارے روغن کرکات کے برابر سارے ٹیکسٹ حاصل کئے ہوں۔ اور ایسی ہی مفید بھی ثابت ہو چکی ہو۔ تب ہم آپ کو مبلغ پچاس روپیہ نقد انعام دینگے۔

بلب اینڈ سنسٹریلی بھیت کا ایسا ذکر کردہ روغن کرکات :

نیمٹ بہراپن کم سننے، ٹھنک سے سننے، طرح طرح کی آوازیں ہونے، کان بھول یا بھڑول، ل کے بھینے، پردوں کی کھوری، کان بند یا بھاری ہونے، بالکل نہ سننے، بھینسی، زخم، ناسور، کھلی خشکی، کیڑے پڑ جانے اور کان کی تمام بیماریوں کے روغن کرکات میں ایک میٹال اور کمال دوا ہے۔ یہ وہ اکیس ہے جس کی دولت آج میں سال تک مر رہی ہو قطعاً نامراد اور پینتھ بہرے تھے۔ کھٹا کھٹ سننے لگے۔ یہ دوا ہے یا جادو جس نے اپنی سولہ ستر سالہ زندگی میں بھرو، بنداد، زنجبار، افریقہ، برہما، سیدون، جیسے ممالک تک اپنا سفر کیا تھا۔ ہزار ہا گھر زبوں ڈاکٹر جن پر لٹو نظر آتے ہیں۔ اس پر بھی قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (پینتھ) میں شیشی اس ملک میں کیسا تھ طلب فرماتے پر حصول ڈاک و پکنگ معات۔ اس موسم میں ہر گھر کے اندر اس جہاز ہے بہراپن ہر وقت موجود رہنا صرف کان کے جسے جسے امراض ہی میں اپنے خاندان کو بچانا نہیں۔ بلکہ دولت کی بھی حفاظت کر لیتا ہے۔ سکران بند و۔ یہ کان کے کسی مرض کی توجہ دہا نہیں۔ بل کان کے زخم مواد وغیرہ کو صاف کرنے میں یہ بے نظیر چیز ہے جس کی قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸۱ ہے۔ بادشاہی منجمن۔ دانتوں کی ٹینٹیشن یا کینڈر پڑ جانے، پانی لگنے، سوڑوں سے خون وغیرہ کرنے بغیر از وقت دانت ہٹنے اور دانت کی ہر ایک بیماری پر مجرب دوا ہے۔ استعمال کے قابل ہے۔ فی شیشی ۱۲۔ ہما لوسی سمر۔ اگر اطمینان ہو تب چند میوں میں ایک میں قیمت جو اہر خرید کر آنکھ کی اصلی توت حاصل کیجئے۔ ہاوردی مہر مہر ہمیشہ استعمال کے قابل ہے۔ اور ضعف بصارت، پانی جانا لگے، سوزش اور نزل کی اکیس دوا ہے۔ فی ماشہ چار آنہ (۱۲)۔ سانس اور ہر قسم کی تنگی یا پرائی کھانسی کی ایک میٹال دوا ہے۔ جو پینتھ میں کو طاقوت دتی اور صاف کرتی ہے قیمت از صافی روپیہ (۱۲)۔ دہو کہ دینے والے گھول سے چھنا آکر ختم ہے۔ خدا کی واسطے کچھ دوسرے بیٹوں کو بھی ہمارا پتہ اور دوا کا نام بنا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ہمارا پتہ یہ ہے:- کان کی دوا۔ بلب اینڈ سنسٹریلی بھیت (یو۔ پی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



بہراپن کا علاج

یہ دوا ہے کہ جس کی قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸۱ ہے۔ بادشاہی منجمن۔ دانتوں کی ٹینٹیشن یا کینڈر پڑ جانے، پانی لگنے، سوڑوں سے خون وغیرہ کرنے بغیر از وقت دانت ہٹنے اور دانت کی ہر ایک بیماری پر مجرب دوا ہے۔ استعمال کے قابل ہے۔ فی شیشی ۱۲۔ ہما لوسی سمر۔ اگر اطمینان ہو تب چند میوں میں ایک میں قیمت جو اہر خرید کر آنکھ کی اصلی توت حاصل کیجئے۔ ہاوردی مہر مہر ہمیشہ استعمال کے قابل ہے۔ اور ضعف بصارت، پانی جانا لگے، سوزش اور نزل کی اکیس دوا ہے۔ فی ماشہ چار آنہ (۱۲)۔ سانس اور ہر قسم کی تنگی یا پرائی کھانسی کی ایک میٹال دوا ہے۔ جو پینتھ میں کو طاقوت دتی اور صاف کرتی ہے قیمت از صافی روپیہ (۱۲)۔ دہو کہ دینے والے گھول سے چھنا آکر ختم ہے۔ خدا کی واسطے کچھ دوسرے بیٹوں کو بھی ہمارا پتہ اور دوا کا نام بنا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ہمارا پتہ یہ ہے:- کان کی دوا۔ بلب اینڈ سنسٹریلی بھیت (یو۔ پی)

بہراپن کا علاج

شیدہ کاٹھن کی مشین بیکات کے لئے دلچسپ



ماہرین دلائل کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ پنی شریف بیکات اور نیک نجات لاکھوں کو بیکار کر رہے ہیں اور وہ سست اور دائم المرحوم ہو جائیں گی۔ آپ ان کے لئے کشیدہ کاری کی مشین منگوانا کو یا سلیقہ نبائیں مشین کا نقشہ آپ کے پیش نظر ہے۔ تو اس وقت اور ذرا سی محنت سے نہایت نفیس اور خوبصورت اور نئی کشیدہ کاری کی مشین اعلیٰ اور یا بنا سکتی ہے۔ اس مشین سے کپڑوں پر اسلے درجہ کے نقش بیل بوٹے۔ پھول پتے۔ بھٹیوں کے غلات۔ بچوں کی ٹوپیاں۔ نعل کی کڑیاں۔ سیلر۔ جھار اور کئی قسم کی گلکاری بنائی جاتی ہے۔ اس کا پلا نامائیت آسان ہے۔ اور ہر دور کے لئے قیمت اور خریدوں کے لئے روزگار ہے۔ پر یہ ترکیب اور وہ ہمراہ دیا جاتا ہے۔ تقاضوں سے کچھ قیمت اور اجادل ملے۔ دم سے۔ موسم کا۔ نقلی۔ محمول معائنات۔

فہرست اشیاء متعلقہ کشیدہ کاری

کشیدہ کاری کے گل فریم پٹی دار دو روپے آٹھ آنے درجہ اول دو روپے درجہ دوم ایک روپے آٹھ آنے کشیدہ کی تین حرفت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ بارہ آنے اور آٹھ آنے۔ ریشمی دھات کی بندیاں ایک روپیہ ان مختلف رنگ کی پینڈہ دو روپے فی پونڈ یا در آنے فی ٹی۔ پیرٹن مختلف ڈیزائن فی عدد آٹھ آنے سے لے کر ایک روپیہ تک۔ چوس فریم ایک روپیہ آٹھ آنے اور دو روپے۔ سوئی سہرنی عدد۔ ڈاک کا خرچ سامان کے علاوہ جو کچھ کشیدہ کے ہمراہ سامان منگوانے پر محمول لاکھ معائنات ہو گا۔

امپیریل ناولٹی مارٹ (دہلی) پوسٹ بکس نمبر ۱۶ لاہور

خوار سے پڑھئے

51

صاحبان آپ نے اخبار الفتن میں عرق نور کی بابت اشتہار دیکھا ہو گا۔ امر امن جگر جس کے باعث انسان کمزور چلنے پھرنے سے لچار ذرا سے کام سے دم چڑھ جاتا۔ کسی خون۔ کمزوری عام۔ ہون سستی۔ یرقان کی علامتیں ظاہر ہونا۔ اشتہار کھم قبض وغیرہ کی شکایت۔ ان کے لئے عرق نور اکبر ہے۔ اور امراض کے لئے تریاق۔ یہ سبھی بھنگا کے ایام سے پہلے استعمال کیا جائے۔ تو بخار نہیں ہوتا۔ مصیبتیں اسلے درجہ کا ہونے کی وجہ سے جیسے کمزور کے لئے مفید ہے۔ ویسے ہی تندرست کے لئے مفید ہے۔ جس کو ہون پیا جائے ماسی قدر خون صالح پیدا ہو کر چہرہ چمکنا ہے۔ ہیرہ نجات میں خشک وہ اتنی رو ان کی جاتی ہے۔ یہ ترکیب استعمال ساتھ بھجایا جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ و ذنی گیدہ چھٹانک ایک روپیہ وغیرہ باکھ اور اشرا کے لئے عرق نور مجرب الحرب ہے۔ اس کے استعمال سے ماہوار خرابی اور طبع خون اور غیرہ دور ہو کر بچہ وانی قابل تولید ہو کر مراد حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ غلطی کر کر یا کسی باطن ہو سکے تو آپ اس طرح کریں۔ کہ ایک انزل نامہ پختہ کا لڈ پر مصدقہ کو الال تحریر کریں۔ کہ ہم جو عرق نور اس بلخ لکھہ اسی روپیہ بعد۔ م ادا داد اگر بیگے۔ صرف خرچ ڈاک آپ کو دینا ہے۔ نقد قیمت ۸۸ خوراک وہ اتنی بھد شاف قیمت لکھہ روپیہ

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ ہسپتال
انڈیا اینڈ انسرٹیف۔ قادیان مدینہ پنجاب

موقعہ کی زمین فروخت ہوتی ہے

قادیان ریلوے سٹیشن روڈ سے اڑھائی سو کم کے فاصلہ پر ایک ٹکڑا ایک قطن زمین پلا کمال قابل فروخت ہے۔ اس کی قیمت ۱۶۰۰ روپے کے بالمقرب ۱۶۰۰ روپے کر دی گئی ہے۔ جو صاحب زمین کو ملے گی۔

۱۲ روٹھے در دو کمال کے اور میں۔ قریب مکان چوہدی فتح محمد صاحب ایم سے وہ بھی فروخت کئے جاسکتے ہیں۔ رو میں روپیہ کی کمال نصاب ہے۔ انٹیمیلینڈ والے کو رعایت دی جائے گی سخط و کتابت چم معرفت بیخبر الفتن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت

تاج کپنی لمیٹڈ لاہور کو ایسے شریف اور بار سونخ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو بالکل بیکار ہوں۔ یا اپنے فالو وقت کے واسطے کسی باغوت کام کی تلاش میں ہوں۔ روزانہ دو تین گھنٹے کے کام سے سو روپیہ ماہوار آتی ہو سکتی ہے۔ صرف وہی اصحاب درخواست کریں۔ جو کم از کم ایک سو روپیہ نقد ضمانت دے سکیں۔ درخواست کے ہمراہ جواب کے لئے ایک ٹکٹ روانہ فرمائیے۔

میجر دی تاج کپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ لاہور

تریاق معدہ و جگر

ہمارا تیار کردہ تریاق بوقلمون مندہ ذیل عوارضات کے لئے لاشائی درجہ کوئی یوتنی ڈاکٹری مرکب جلد خزانہ میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اکثر اشخاص مختلف معدہ و جگر۔ دل کی دھڑکن۔ سر درد۔ بوجھ کی غیر عظمیٰ۔ جین لاقہ یا ڈا۔ قندہ بدن۔ جین سینہ کی خون قبیح ان عوارضات کے باعث شرمین ذندہ در گور نظر آتے ہیں۔ موسم سرما میں قسم قسم آمام معلوم ہوتا ہے۔ جہاں گرمی کا موسم آیا۔ مندہ ہوا ہوتا آ رہتے ہیں۔ کوئی دن اور رات جین سے بسر کرنا نصیب نہیں ہوتا۔ صحت ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آٹا صحت شروع ہو جاتے ہیں۔

یہ تریاق ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی و لافوری دور ہو کر بدن بہت دجا لاک شروع شکل آنا ہوتا ہے۔

تریاق معدہ و جگر۔ سفوف کی شکل میں خوشبو دار لذیذ شریب سفوف ہیک یا بد بو سے پاک بچوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ جس قدر دودھ گھی چاہو۔ ہم کر سکتے ہوتے۔ شہت اشخاص جو کئی دن محسوس کرتے ہیں۔ وہ بھی اسے استعمال کر کے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں۔ قیمت فی جھاٹک تین روپیہ آٹھ آنے۔ علاوہ محمول لاک۔ خداک ۱۶۔ ماشہ ہمارا دودھ۔ صبح و شام بمعدل روپیہ

ترکیب ہمارا وہی۔ بی اسالی ہو گا۔

حکیم محمد شریف احمدی موضع عمر والا برائے ضلع گورداسپور

استاد مطلوبے

ہمارے ایک کم فرما کو ایسے لڑکے کے واسطے (جس سال انڈین کالیمینڈا دیگا۔ اور ریاضی و انگریزی میں کمزور ہے) ایک نئی استاد کی ضرورت ہے۔ جو لڑکے کو تین چار گھنٹہ روزانہ گھر پر پڑھائی کر سکے اور تیسرا لڑکھا میں دودھ سے استاد کم از کم ایف اے ہو۔ کہے کہ ہم تیارہ پرا نا چاہے۔ لکھہ لکھہ کے اور اندر دہلی میں پائیے

ای ای ای ای معرفت بیخبر الفتن قادیان

ضرورت ہے

ایک نیک باخلاق تعلیم یافتہ۔ برسر روزگار احمدی لڑکے کی خدمت کے لئے جس کی عمر قریباً ۱۲ سال کی ہو۔ دینی کے قریب جو اور کاسٹہ والا۔ اور نہ دستاخی معاشرت رکھتا ہو۔ لڑکی اور عورتوں سے پوری واقف۔ تعلیم یافتہ۔ نیک مزاج اور تندرست ہے۔ اس کے والد شریف۔ خاندانی صاحب جائداد اور حضرت سید محمد عود کی ابتدا جماعت میں سے ہیں۔ اس پر خطا و کتابت فرمائیں۔

شیخ محمد اسماعیل احمدی۔ پانی پت

